

تأثير عزا

نوحه جاتِ شاعراتِ خاندانِ اجتہاد مع مختصر تعارف

(حصہ اول)

مولفہ

سیدہ مرضیہ شمسی زائرہ تقویہ

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳

فہرست

۶	سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جانی	عرض نور	تائیر عزا (نوحہ جات شاعرات خاندان اجتہاد مع مختصر تعارف)	نام کتاب
۷	م۔ر۔ عابد	تائیر عزا: ایک تاثر	سیدہ مرضیہ شمسی زائرہ نقویہ	مؤلفہ
۹	زائرہ نقویہ	شاعرات خاندان اجتہاد کا مختصر تعارف	نور ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ	ناشر
۲۲	سیدہ قمر النساء بیگم عاجزہ اجتہادی	سلام	جمال ندوی/آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، لکھنؤ (9935025599)	ٹائپنگ/کمپوزنگ
۲۲	سیدہ کنیزہ تول بیگم کنیزہ اجتہادی	سلام	ایڈورٹائزرز انڈیا، گولگنج لکھنؤ	سرورق
۲۳	سیدہ ذاکیہ بیگم عرف حیدری بیگم حیدری اجتہادی	سلام	صفر المظفر ۲۳۲ھ/جنوری ۲۰۱۱ء	سنہ اشاعت
۲۴	سیدہ طیبہ بیگم طیبہ اجتہادی	سلام	ایک ہزار	تعداد
۲۴	سیدہ عاتکہ بیگم، عاتکہ اجتہادی	نوحہ	ایڈورٹائزرز انڈیا، گولگنج لکھنؤ	مطبع
۲۵	سیدہ مصطفیٰ بیگم قمر اجتہادی	نوحہ	۱۰/۱۰ روپے	ہدیہ
۲۶	سیدہ شہنشاہ بیگم شہرہ اجتہادی	نوحہ		
۲۷	سیدہ امۃ الابرار بیگم ابرار اجتہادی	نوحہ		
۲۷	سیدہ امۃ الغفار بیگم غفار اجتہادی	نوحہ		
۲۹	سیدہ امۃ الاطہار بیگم اطہار اجتہادی	نوحہ		
۲۹	سیدہ عابدہ بیگم عابدہ جانی	سلام		
۳۰	سیدہ امۃ الزکیہ بیگم صابره اجتہادی	نوحہ		
۳۰	سیدہ ملیکہ بیگم ملیکہ اجتہادی	نوحہ		
۳۰	سیدہ آسیہ بیگم آسیہ اجتہادی	نوحہ		

ملنے کے پتے

۱- ۳۷/جوہری محلہ، چوک، لکھنؤ-۳

۲- نور ہدایت فاؤنڈیشن امام باڑہ غفران آباد، چوک، لکھنؤ-۳

فون: 0522-2252230 موبائل: 9335996808 — 9335276180

ای میل: noorehidayat@gmail.com & yahoo.com

تائیر عزا

(۵)

تائیر عزا

(۶)

۶۷	سیدہ اختر بانو با نوا اجتہادی	نوحہ	۳۱	سیدہ زہرا بیگم مضطر اجتہادی	نوحہ
۶۸	زرّیں ظہیر صاحبہ زرّیں اجتہادی	نوحہ	۳۳	سیدہ خورشید آرا بیگم ماہرہ اجتہادی	نوحہ
۶۸	رضیہ بیگم رضیہ اجتہادی	نوحہ	۳۵	سیدہ عصمت آرا بیگم عصمت اجتہادی	نوحہ
۶۹	سیدہ شہنا نقوی اجتہادی	نوحہ	۳۷	سیدہ امّۃ الصادقہ بیگم شاعرہ اجتہادی مرحومہ	نوحہ
۶۹	جبیں فاطمہ ناصرہ اجتہادی	نوحہ	۳۹	سیدہ شہر بانو عصمت اجتہادی	نوحہ
۷۰	سیدہ نادیہ بانو حسینی	نوحہ	۴۰	سیدہ صابرہ بیگم فخرہ اجتہادی مرحومہ	نوحہ
۷۲	مولانا سید مصطفیٰ حسین نقوی اسدیف جاسی	قطعہ تاریخ طباعت	۴۳	سیدہ عزت آرا بیگم، عزت اجتہادی	نوحہ
۷۲	بنت زہرا نقوی ندی الہندی، لکھنؤ	قطعہ تاریخ اشاعت	۴۴	سیدہ صغیر بانو، صغیر اجتہادی	نوحہ
			۵۰	سیدہ راضیہ بیگم، ثروت اجتہادی (کراچی)	نوحہ
			۵۲	سیدہ مرضیہ شمسی زائرہ نقوی اجتہادی	نوحہ
			۵۴	سیدہ بدر النساء بدرا اجتہادی	نوحہ اور سلام
			۵۸	سیدہ محمودہ بیگم محمودہ اجتہادی	نوحہ
			۵۹	سیدہ شرف جہاں بیگم شرف اجتہادی	نوحہ
			۶۰	سعیدہ بیگم رضوی سعیدہ، حمیدہ بیگم رضوی حمیدہ، ملکہ بیگم رضوی ملکہ	نوحہ
			۶۱	سیدہ سعیدہ بیگم رضوی سعیدہ اجتہادی	نوحہ
			۶۱	سیدہ حمیدہ بیگم رضوی حمیدہ اجتہادی	نوحہ
			۶۳	سیدہ ملکہ بیگم رضوی ملکہ اجتہادی	نوحہ
			۶۵	سیدہ انور النساء صاحبہ وحیدہ اجتہادی	نوحہ
			۶۵	سیدہ رئیس بانو رئیس اجتہادی	نوحہ
			۶۶	سیدہ ناصرہ نقوی اجتہادی	نوحہ

’دستور زباں بندی‘ یہ روک ٹوک کیا واقعی کسی فطری جذباتی رو کو روک سکتی ہے؟ فطری روتو ایسی ہر اڑچن کو کنارے لگا کر اپنا راستہ خود بنا لیا کرتی ہے۔ اس کی ایک مثال خود یہ پیش نظر مجموعہ ’تائیر عزا‘ ہے۔ یہ ایک نمایاں شہرت یافتہ خانوادہ خاندان اجتہاد کی پردہ نشین صنف بہتر کے اب تک مستور (اشاعت سے دور) نوحوں کا ایک انتخاب ہے جو اسی خاندان کی ایک نمائندہ باذوق معظّمہ کی سعی مشکور تالیف کا نتیجہ ہے۔

خاندان مذکور نہ صرف مشہور ترین علمی خاندان ہے بلکہ اس کی علمی و دینی فکری رہبری اور سماجی تہذیبی اقتدار مسلم اور حامل اعتبار رہا۔ شعر و ادب کے میدان میں بھی اس کا اہم مقام رہا۔ ماہر، فاجر، جاوید، خورشید، حسین، آشفتم، ذاکر اور فضل نقوی ایسے کچھ نمودار نام ہیں جن کی ادبی قیادت میں دورائے نہیں رہی۔ نوحہ کے حوالہ سے بھی اس خاندان کی ادبی خدمتیں بڑی شاندار اور نمایاں رہیں۔ ابھی کوئی وقت نہیں گزرا ہے کہ صدر اجتہادی اور فضل نقوی کا سکہ بڑے زور و شور سے چلنا تھا اس سے پہلے بھی فاجر، ذاکر، تمنا، رضی، واعظ وغیرہ ایسے نہ جانے کتنے نام ہیں جن کا بول بالا رہا۔

مولفہ موصوفہ جو خود محتاج تعارف نہیں، تعارف کا چوکھی تاج ان کے زیب فرق ہے، لیکن خاندان کی نوحہ نگار خواتین کا مختصر تعارف شامل کر کے مجموعہ کی ادبی و تحقیقی قدر میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ بڑی ہی قابل قدر بات ہے۔ امید ہے ڈریس ڈیزائننگ اور جیولری ڈیزائننگ میں خداداد صلاحیتوں کی مالک، موصوفہ محترمہ کی یہ لائق ہزار تحسین و آفرین ادبی ڈیزائننگ بھی قدر و اعتبار کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

شاعرات خاندان اجتہاد کا مختصر تعارف

لکھنؤ کا شہرہ آفاق خاندان اجتہاد ایک ایسا خانوادہ ہے جس کی علمی، ادبی، اور مذہبی خدمتیں اظہار من الشمس ہیں۔ یہ خدمات صرف کچھ دنوں یا کچھ لمحوں کے لئے نہیں تھیں بلکہ صدیوں پہلے خدمات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ دورِ حاضر تک بدستور جاری ہے۔ اس اعلیٰ خانوادہ نے نہ صرف عالی مرتبت علماء کے ذریعہ علم و عمل کے چراغ روشن کئے بلکہ یکتائے زمانہ شعراء و ادباء کے قلم سے دنیائے ادب کی تاریخ میں شعر و ادب کے نایاب موتی بھی پروئے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا بھی جھجک نہیں ہوتی کہ عزائے سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء کے سلسلہ کی انجمنی اور مسالمتی شاعری کی ابتدا بھی اسی خاندان سے ہوئی۔ چنانچہ مشاعروں (غزلیہ نشستوں) کی جگہ مصلح مزاج غزل مولانا سید محمد جعفر امید بن منصف الدولہ صفوۃ العلماء سید محمد باقر ابن سلطان العلماء نے اپنے شریعتکدہ میں اردو کا پہلا مسالہ کیا اور مردانی شب بیداری کی بنا دعبیل ہند مولانا سید فرزند حسین ذاکر نے اپنے ماموں استاذ الاساتذہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاجر کی سرپرستی میں نرہی کی کٹھی میں رکھی۔ لکھنؤ کی انجمنوں اور گھروں بلکہ ہندوستان کی بیشتر بستیوں میں دعبیل ہند حضرت ذاکر مرحوم کے تاریخی نوے آج بھی پڑھے جاتے ہیں۔

انہیں کے خاندان میں مولانا سید محمد گرامی، خطیب اکبر مولانا سید اولاد حسین صاحب شاعر، حسینی شاعر فضل نقوی، انیس عصر مہدی نظمی، شمس الحسن تاج، شہریار عزمی، ناظر خیامی اور ساغر خیامی جیسے شعراء ہوئے اور شکیل شمس جیسے شاعر ماشاء اللہ آج بھی اپنے مذہبی و ادبی فرائض

تاثیر عزا

(۱۱)

ادا کر رہے ہیں۔ ذاکر صاحب مرحوم کے تین مختلف البطن بھائی مولانا سید کامل حسین کامل جاسی باکمال ادیب و شاعر تھے، علامہ سید ظفر مہدی گہر جاسی بے مثال خطیب، ادیب، عالم اور شاعر تھے اور خاص طور پر کلیم اہلبیت علامہ سید سبط حسن صاحب جہاں خطیب اعظم کی حیثیت سے زینت منبر تھے وہیں ایک بے مثال شاعر بھی تھے، فاطر تخلص تھا۔ منظر لکھنوی، سالک لکھنوی اور ماہر لکھنوی انہیں کے صاحبزادے تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں ایسے بے مثال نوے قلمبند کئے جنہیں پڑھ کر لکھنؤ کی انجمنیں آج بھی فخر محسوس کرتی ہیں۔ کہاں تک ذکر کروں، حقیقت یہ ہے کہ اس خاندان کے افراد کے خدمات کا ایک ایسا لانا ہی سلسلہ ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ یہ مذہبی خدمات ایک ایسے سمندر کی طرح ہیں جن کو کسی کوزہ میں بند نہیں کیا جاسکتا۔

لیکن اس خاندان کی ایک صفت یہ بھی ہے جس کے بارے میں لوگ بہت کم جانتے ہیں اور وہ یہ کہ اس خاندان کی بیشتر خواتین تعلیم یافتہ تھیں۔ عربی و مذہبی مدرسہ کا قیام ہو، باجماعت نماز کا انعقاد ہو، خواتین کی مجالس کو خطاب کرنا ہو یا مذہبی و ادبی شاعری میں طبع آزمائی کرنا ہو، ہر شعبہ میں ان خواتین نے اپنا منفرد مقام بنایا ہے۔

غفران مآب علیہ الرحمہ کی پانچوں بیٹیاں یعنی ذکیہ بیگم، سلمی بیگم، رضیہ بیگم، رضیہ بیگم اور لطف النساء بیگم عالمہ تھیں جن میں محترمہ لطف النساء بیگم نے عورتوں کی نماز جماعت اور اس کے بعد موعظے کا سلسلہ بھی قائم کیا تھا جس کی گواہی میں اب بھی وہ مسجد ہے جو حسینہ غفران مآب کے نزدیک ہے اور اب وہ اہلسنت و الجماعت کے زیر انتظام ہے۔

فرزند ان غفران مآب نے اپنی بیٹیوں، پوتیوں اور نواسیوں کو علوم متداولہ کی تعلیم دی بلکہ چند خواتین نے توفیق و اصول کی اپنے بزرگوں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی جس کے نتیجے میں انہوں نے اپنی پھوپھیوں کے تبلیغی امور کو اور بہتر بنایا۔ اب نماز جماعت اور موعظے سے بڑھ کر درس و تدریس

تاثیر عزا

(۱۲)

کا بھی خواتین کے لئے نظام رائج ہوا، جو زبدۃ العلماء مولانا سید علی نقی کے عزا خانے سے متصل کوٹھی میں ایک مدرسہ کی صورت اختیار کر گیا جس میں غفران مآب کی پوتیاں اور نواسیاں معاملات کی حیثیت سے تھیں اور سید العلماء سید حسین کی بڑی بیٹی جواب تک ہندوستان کی اکلوتی فقیہہ و مجتہدہ ہیں انہوں نے چند طالبات کو فقہ و اصول کی اعلیٰ کتابوں کا بھی درس دیا۔

عزائے امام حسین علیہ السلام کی ترویج میں غفران مآب اور ان کے فرزندوں کی بھرپور معاونت کی جس کے سبب عورتوں میں بھی مذہبی و عزائی بیداری پیدا ہوئی۔

عزاداری حضرت سید الشہداء کے فروغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی عالمات و شاعرات خاندان اجتہاد کے کارناموں میں زنانی شب بیداریوں کا بھی شمار ہے جس پر اس کتابچے کے محرو صفحات میں لکھنا شائد مناسب نہیں۔

منصف الدولہ کی بیٹیوں نے منصف الدولہ کی تعمیر کردہ کربلا مہدی گنج میں عورتوں کی پہلی محفل مقاصدہ ۳۳ شعبان کو قائم کی جو کافی عرصہ تک بڑی شان و شوکت کے ساتھ ہوتی رہی۔ مولانا ماہر اجتہادی کی بیٹیوں یعنی حیدری اور طیبہ نے اپنے عزا خانے میں اپنے بچا اور والد کے مرثیے منبر پر پڑھنا شروع کئے زنانی مجلسوں میں یہ بھی ایک پہل تھی۔

جدید ذاکری کے بانی بحر العلوم مولانا سید محمد حسین الن صاحب نے جو طرز ایجاد کیا تھا اس میں مولانا سید عبدالحسین ابن سلطان العلماء کی بیٹی سیدہ امۃ النبی صاحبہ اور ملک العلماء سید بندہ حسین مغفرت مآب کی بیٹی سیدہ سلمی بیگم صاحبہ اور سیدہ باقری بیگم (بنت مولانا سید الطاف علی زوج سیدہ صفری بیگم بنت مولانا سید محمد صادق ابن سلطان العلماء) زوجہ میر حسن جاسی و والدہ محمد قاسم قسیم، صادق علی حسین و مجاور حسین تمنانے ذاکری شروع کی۔

نواب سید مہدی حسین ماہر کے عزا خانے میں ہر معصوم کی ولادت کے موقع پر دن میں

تاثیر عزا

(۱۳)

زنانی محفل ہوتی تھی جس میں زیادہ تر خاندان اجتہاد کی شاعرات اپنے تصنیف کردہ قصیدے پڑھتی تھیں اور رات میں مردانی محفل ہوتی تھی جس میں خاندان اجتہاد کے شعراء اور ان کے تلامذہ اپنا کلام پیش کرتے تھے اور دونوں کے شرکاء کے لئے طعام کا انتظام بنام تبرک ہوتا تھا۔ ایسے ہی معصومین کی شہادت کی تاریخوں میں زنانی اور مردانی مجلسیں ہوتی تھیں۔ مردانی مجلسوں میں مولانا سید صادق حسین عقیل، مولانا نواب سید مہدی حسین ماہر، مولانا نواب سید اصغر حسین فاتحہ، مولانا سید محمد اصفیٰ خورشید، مولانا سید محمد کاظم جاوید، مولانا سید فرزند حسین ذاکر اور شاعر اُمّی سید صادق علی چنگ صاحب حسین اپنے تصنیف کردہ مرثیے پڑھتے تھے۔ اور زنانی مجلسوں میں خاندان اجتہاد کی عالمت و شاعرات سوز خوانی و مرثیہ خوانی و ذکر کری و نوحہ خوانی کرتی تھیں۔

اگرچہ عہد گذشتہ میں خواتین کی علمی تحریریں یا ان کے دوسرے علمی و عملی کارناموں کا تذکرہ زیادہ تر طباعت و اشاعت کے نذر ہی نہیں ہوتا تھا، ایسا ہی کچھ ایک عرصہ تک خاندان اجتہاد کی با علم خواتین کے ساتھ بھی ہوا، پھر بھی عزائی ماحول نے کافی کچھ کلام زبانوں کی زینت بنایا اور بہت مختصر زیور طباعت سے بھی آراستہ ہوا۔

رثائی خدمات انجام دینے والی خاندان اجتہاد کی ان چند خواتین کی فہرست پیش ہے جن کے بارے میں مجھے بہت ہی اختصار سے معلومات فراہم ہو سکیں، ویسے سچ یہ ہے کہ خاندان اجتہاد کی بیشتر خواتین علم و عمل کیساتھ شعر و سخن سے بھی گہرا ربط رکھتی تھیں میری معلومات کے اعتبار سے خاندان کی پہلی اردو شاعرہ عاجزہ مرحومہ ہیں۔

(۱) سیدہ فاطمہ بیگم باہرہ اجتہادی: (بنت سید المفسرین مولانا سید علی ابن غفران مآب) زوجہ مولانا سید محمد صادق ابن سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب ابن حضرت غفران مآب۔ آپ عالمہ تھیں اور فارسی میں شاعری فرماتی تھیں۔

تاثیر عزا

(۱۴)

(۲) سیدہ قمر النساء بیگم عاجزہ اجتہادی: (بنت شریف الملک منصف الدولہ صفوۃ العلماء مولانا سید محمد باقر ابن سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب ابن مجدد الشریعہ و محیی الملئہ مولانا سید دلدار علی غفران مآب) زوجہ معین المؤمنین، زبدۃ العلماء مولانا سید علی نقی ابن سید العلماء سید حسین علیین مکان و خواہر مولانا سید محمد جعفر امید۔ آپ اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں مشق سخن فرماتی تھیں اور شرف تلمذ اپنے والد ماجد سے حاصل تھا۔ اردو میں نوحے، سلام، رباعیات، اور مرثیے بھی تصنیف فرمائے ہیں۔ سنہ ولادت و وفات نہایت جستجو کے بعد بھی نہیں مل سکے۔

(۳) سیدہ کنیز بتول بیگم کنیزہ اجتہادی: (بنت منصف الدولہ مولانا سید محمد باقر) زوجہ مولانا میر نجف علی پرشاد پوری، آپ نے اردو اور فارسی میں نوحے اور قصیدے نظم فرمائے ہیں۔ اصلاح اپنے والد سے لیتی تھیں۔ سنہ ولادت و وفات معلوم نہیں ہو پایا۔ زوجہ و شوہر دونوں ہی حسینہ غفران مآب میں مدفون ہیں۔

(۴) سیدہ طیبہ بیگم طوبی اجتہادی: (بنت منصف الدولہ) زوجہ حافظ مولانا سید عسکری۔ آپ فارسی اور اردو میں شاعری فرماتی تھیں۔

(۵) سیدہ جعفری بیگم عظمیٰ اجتہادی: (بنت منصف الدولہ) زوجہ مولانا سید محمد مہدی ابن صدر الشریعہ عمدۃ العلماء سید محمد ہادی۔ آپ فارسی اور اردو میں شاعری کرتی تھیں۔

(۶) سیدہ ہانی بیگم علیا اجتہادی: (بنت مولانا سید حسن ثنی ابن مولانا سید حسن ابن غفران مآب) آپ فارسی اور اردو میں شاعری کرتی تھیں۔

(۷) سیدہ سلمیٰ بیگم سلمیٰ اجتہادی: (بنت ملک العلماء سید بندہ حسین) والدہ مولوی کرار احمد رحمن و مولوی تجن۔ (آپ اردو میں شاعری کرتی تھیں)

(۸) سیدہ مریم بیگم کبریٰ اجتہادی: (بنت ملک العلماء) زوجہ مولوی سید حسن رضا جاسی

تاثیر عزا

(۱۵)

ووالدہ کھف العلماء سید ابن حسن۔ (آپ اردو میں شاعری کرتی تھیں)

(۹) سیدہ طاہرہ بیگم ذاکرہ اجتہادی: (بنت مولانا سید کلب حسین باہر ابن مولانا سید علی ابن غفران مآب) زوجہ نواب مولانا سید مہدی حسین ماہر اجتہادی ابن زین العلماء سید علی حسین نبیل۔ آپ عربی اور فارسی میں شاعری کرتی تھیں۔

(۱۰) سیدہ مطہرہ بیگم ناظرہ اجتہادی: (بنت مولانا سید کلب حسین) زوجہ نواب مولانا سید جعفر حسین صابر ابن زین العلماء سید علی حسین نبیل۔ آپ عربی اور فارسی میں شاعری کرتی تھیں)

(۱۱) سیدہ سکینہ بیگم سکینہ اجتہادی: (بنت مولانا سید عبداللہ ابن سلطان العلماء) زوجہ مولوی میر واجد علی پریشد پیوری۔ اردو میں اعلیٰ شاعری فرماتی تھیں۔

(۱۲) سیدہ مبشرہ بیگم بشری اجتہادی: (بنت حافظ مولانا سید عسکری زوج دختر سید العلماء ووالدہ مولانا سید سبط عسکری) فارسی اور اردو میں شعر کہتی تھیں۔

(۱۳) سیدہ معصومہ بیگم معصومہ اجتہادی: (بنت مولانا سید گدا حسنین ابن زبدۃ العلماء مولانا سید علی نقی ابن سید العلماء سید حسین) زوجہ مولانا سید شجاعت حسین۔ نوے نظم کرتی تھیں۔

(۱۴) سیدہ عابدہ بیگم عابدہ اجتہادی: (بنت مولانا سید گدا حسنین ابن زبدۃ العلماء) نوے نظم کرتی تھیں۔

(۱۵) سیدہ ذاکیرہ بیگم عرف حیدری بیگم حیدری اجتہادی: (بنت خلاق معانی نواب مولانا سید مہدی حسین ماہر ابن عضد الدین زین العلماء مولانا سید علی حسین ابن سید العلماء ابن غفران مآب) زوجہ مولانا سید محمد اصطفیٰ خورشید اجتہادی ابن خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ ابن سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب۔ امام باڑہ غفران مآب میں اپنے شوہر کے نزدیک مدفون ہیں آپ نے سلام، نوے، قصیدے اور رباعیاں تصنیف فرمائیں۔

تاثیر عزا

(۱۶)

(۱۶) سیدہ طیبہ بیگم طیبہ اجتہادی: (بنت خدائے سخن میر مہدی حسین ماہر) زوجہ سید صادق علی چھنگا صاحب حسین ابن میر حسن جاسی۔ آپ نوے اور قصیدے لکھتی تھیں۔ امام باڑہ غفران مآب میں سپرد خاک ہوئیں۔

(۱۷) سیدہ بی بی بیگم ہما اجتہادی: (بنت مولانا سید سبط محمد ابن خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ متین ابن سلطان العلماء) زوجہ مولوی نواب سید نظیر حسین شیدا ابن نواب مولانا سید مہدی حسین ماہر۔ اردو میں نوے اور قصیدے نظم کرتی تھیں۔

(۱۸) سیدہ امۃ الفاطمہ حسنی اجتہادی: (بنت مولانا محمد صالح ابن صغریٰ بیگم زوجہ مولانا سید الطاف علی۔ اردو میں نوے اور قصیدے نظم کرتی تھیں۔

(۱۹) سیدہ صالحہ بیگم صالحہ اجتہادی: (بنت مولانا سید عبدالحسین ابن سلطان العلماء ووالدہ بدھن صاحب) اردو میں صرف نوے نظم فرمائے ہیں۔

(۲۰) سیدۃ النساء عرف عائکہ بیگم عائکہ اجتہادی: (بنت بحر العلوم مولانا سید محمد حسین علقن ابن ملک العلماء سید بندہ حسین مغفرت مآب ابن سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب) آپ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئیں اور جولائی ۱۹۶۰ء میں بروز عاشورہ محرم آپ کا انتقال ہوا۔ قصیدے اور نوے نظم فرماتی تھیں۔ امام باڑہ غفران مآب میں دفن ہوئیں۔

(۲۱) سیدہ مصطفیٰ بیگم قمر اجتہادی: (بنت استاذ الاساتذہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر ابن مولانا سید باقر حسین ابن زین العلماء مولانا سید علی حسین ابن سید العلماء سید حسین ابن غفران مآب) زوجہ ممتاز بہادر سید سکندر حسین ابن تیغ بہادر سید ظہور الحسن۔

آپ نے بڑی تعداد میں نوے، قصیدے، قطعات اور رباعیات لکھے ہیں۔ جو ”کلام قمر“، ”بیاض قمر“ اور ”نوحہ جات قمر“ نامی مجموعوں میں موجود ہیں جو غیر مطبوع ہیں۔

۷ جولائی ۱۹۷۸ء کے ہفت روزہ نظارہ میں جناب فضل نقوی صاحب کے قلم سے

خبر و فوات ملاحظہ ہو:-

”یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر مرحوم کی بڑی صاحبزادی محترمہ مصطفیٰ بیگم صاحبہ نے ۴ جولائی ۱۹۷۸ء کو کوئی ماہ کی علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ مرحومہ علم و زہد و عبادت میں بلند مقام رکھتی تھیں عزاداری کی دلدادہ اور اپنے والد ماجد کی طرح خود بھی شاعرہ تھیں۔ وہ ایک جلیل القدر باپ حضرت فاخر کی بیٹی تھیں۔ حضرت فاخر مرحوم تعشق و اوج و نفیس کے معاصرین میں تھے۔ اساتذہ کی صف اول میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ان کی غزلوں کے دو دیوان طبع ہو چکے ہیں۔ حضرت فاخر نے اپنے بعد پچاس مرثیے بھی چھوڑے۔ ان کی عظمت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ دعبیل ہند حضرت ذاکر کے ماموں بھی تھے اور استاد بھی تھے۔ حضرت فاخر اپنے زمانہ کے ممتاز رؤساء میں شامل تھے۔ ان کی سخاوت کا آج تک تذکرہ ہوتا ہے۔ جناب محترمہ مصطفیٰ بیگم صاحبہ مرحومہ خاندان اجتہاد کی معزز و بزرگ خواتین میں سے ایک تھیں وہ حسینی شاعر فضل نقوی کی بیوی فاخرہ نقویہ اور جناب نواب سید افسر حسین صاحب ایڈووکیٹ اور نواب سید فاخر حسین صاحب کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے بعد دو صاحبزادے سید اقبال حسین صاحب اور سید مصطفیٰ حسین صاحب اور دو صاحبزادیاں چھوڑیں ہیں۔ مرحومہ کے شوہر جناب ممتاز احمد صاحب (ساکن کلیان پور ضلع سیتاپور) اور تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ حضرات سورہ فاتحہ سے ایصال ثواب فرمائیں۔ (مرحومہ اور ان کے شوہر نیز بیٹیاں اور ایک بیٹا سبھی حسینزادہ غفران مآب میں دفن ہیں)۔

(۲۲) سیدہ شہنشاہ بیگم شہر اجتہادی: (بنت نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر) زوجہ مولانا سید حسین حیدر ابن عماد العلماء سید مصطفیٰ حسین میر آغا مرحوم۔ آپ نے قصیدے، نوے اور سلام تحریر

فرمائے ہیں جو ”شرف الفت“ نامی غیر مطبوعہ مجموعہ میں موجود ہیں۔

(۲۳) سیدہ بدر النساء بیگم عرف آغائی بیگم بدر اجتہادی: (بنت سیدہ قمر النساء بیگم عاجزہ زوجہ زبدۃ العلماء مولانا سید علی نقی) زوجہ سید العلماء سید محمد ابراہیم ابن فخر المدرسین ممتاز العلماء سید محمد تقی جنت مآب ابن سید العلماء سید حسین بن غفران مآب۔ وہ اپنے وقت کی مشہور شاعرہ تھیں اور نوحوں کے علاوہ قصیدے اور مرثیے بھی کہتی تھیں لیکن بد قسمتی سے ان کا کلام بھی دستیاب نہیں ہے۔

(۲۴) سیدہ ماجدہ بیگم ماجدہ اجتہادی: (بنت سکینہ بیگم بنت مولانا سید عبداللہ ابن سلطان العلماء۔

(۲۵) سیدہ امۃ الابرار بیگم ابراہر اجتہادی: (بنت ڈپٹی مولانا سید علی اکبر ابن سلطان العلماء سید محمد ابن حضرت غفران مآب) زوجہ مولانا سید کلب عسکری جائسی ابن مولانا سید کلب حسین و والدہ مولوی سید کلب زکی ہوش وغیرہم۔ آپ نے نوے اور قصیدے نظم فرمائے ہیں۔ آپ اما باڑہ غفران مآب میں دفن ہیں۔

(۲۶) سیدہ کلثوم بیگم کلثوم اجتہادی: (بنت مولانا سید علی اکبر) زوجہ مولانا سید سبط محمد ابن خلاصۃ العلماء سید مرتضیٰ۔

(۲۷) سیدہ امۃ الغفار بیگم غفار اجتہادی: (بنت ڈپٹی مولانا سید علی اکبر) زوجہ حکیم الامت علامہ ہندی سید احمد ابن سید العلماء سید محمد ابراہیم ابن جنت مآب۔ آپ کی اور آپ کے شوہر کی قبر امام باڑہ غفران مآب میں ہے۔

(۲۸) سیدہ امۃ الاطہار بیگم اطہار اجتہادی: (بنت مولانا ڈپٹی سید علی اکبر) زوجہ خطیب اعظم علامہ سید سبط حسن نقوی فاطر جائسی۔ امام باڑہ غفران مآب میں دفن ہوئیں۔

تاثیر عزا

(۱۹)

(۲۹) سیدہ عابدہ بیگم عابدہ جائسی اجتہادی: (بنت میر حسن جائسی وخواہر شاعر اُمّی سید صادق علی چھنگا صاحب حسین) زوجہ سلطان الشعراء مولانا سید محمد کاظم عرف بندہ کاظم جاوید اجتہادی ابن مولانا سید محمد جعفر امید ابن منصف الدولہ ابن سلطان العلماء۔ آپ نے سلام، رباعیات، نوے اور قصیدے لکھے ہیں۔ ”درد سینہ سے بمقام پائانا لہ لکھنؤ والے مکان میں جمعہ ۲۲ رمضان ۱۳۱۹ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا اور آپ کے شوہر کا مدفن بھی امام باڑہ غفر انما آب میں ہے۔

(۳۰) سیدہ امۃ الزکیہ بیگم صابره اجتہادی: عماد العلماء سید مصطفیٰ عرف میر آغا صاحب مجتہد علیہن مآب کی دختر، دعبل ہند حضرت ذاکر مرحوم کی زوجہ اور میرے والد ذاکر شام غریباں عمدۃ العلماء مولانا سید کلب حسین صاحب کی حقیقی خالہ تھیں۔ چونکہ میرے والد کے بچپن میں ہی میری دادی کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے میرے والد کو وہ اپنے حقیقی بیٹے کی طرح مانتی تھیں اور ہم لوگوں، خاص طور سے میرے بڑے بھائی مولانا کلب عابد مرحوم اور مجھ سے خاص انسیت رکھتی تھیں۔ وہ نوے کہتی بھی تھیں اور خود ہی پڑھتی بھی تھیں۔ مجھ کو بھی انہوں نے اپنے نوے یاد کروائے تھے جنہیں میں پورے انہماک سے پڑھا کرتی تھی لیکن چونکہ اس وقت میری عمر صرف ۷ سال تھی اس لئے اب ان کے اس وقت کے پڑھے ہوئے نوے میری یادداشت میں نہیں ہیں البتہ ایک نوحہ ذاکر صاحب کے نوحوں کے بیچ مل گیا ہے جو شامل مجموعہ ہے۔

(۳۱) سیدہ ملیکہ بیگم ملیکہ اجتہادی: عماد العلماء سید مصطفیٰ عرف میر آغا صاحب مجتہد کی دختر نجم الملتہ کی بڑی بہو یعنی مولانا سید محمد صاحب مرحوم کی زوجہ اور علامہ سید محمد رضی صاحب مرحوم (پاکستان) کی والدہ تھیں۔ ان کے تین نوے میرے پاس ہیں جن میں سے ایک نوحہ بیاض میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(۳۲) سیدہ آسیہ بیگم آسیہ اجتہادی: (بنت مولانا سید نور الدین ابن علامہ مفتی سید محمد عباس

تاثیر عزا

(۲۰)

شوستری) مولانا ڈپٹی سید علی اکبر صاحب کے صاحبزادہ مولانا ڈاکٹر سید علی مظفر صاحب کی زوجہ تھیں اور اپنے کہے ہوئے نوے خود پڑھا کرتی تھیں۔ آپ کا انتقال اپنی بیٹی کے گھر بھوپال میں ۱۱ مارچ ۱۹۸۶ء کو ہوا اور وہیں دفن ہوئیں۔

(۳۳) سیدہ زہرا بیگم مظفر اجتہادی: (بنت مولوی سید شفقت حسین ابن الحاج مولانا سید اصغر حسین ”صاحب باب الزکاح“ و نواسی تاج العلماء مولانا سید علی محمد ابن سلطان العلماء) زوجہ کہف العلماء مولانا سید ابن حسن۔ مرحومہ کو اولاد کی بڑی تمنا تھی لیکن افسوس کہ مرنے کے بعد کوئی یادگار باقی نہ رہی صرف ایک غیر مطبوعہ بیاض ”نالہ زہرا“ یادگار میں کتابخانہ مہر جائسی میں باقی ہے۔ ماخوذ از مجموعہ نوحہ جات الموسوم بہ ”بزم عزا“ مرتبہ سید محمد حیدر برق جائسی تلمیذ فخر الشعراء مولانا سید ساجد حسین فہیم جائسی۔

(۳۴) سیدہ یوسف آرا بیگم عرف خورشید آرا بیگم صاحبہ ماہرہ اجتہادی (بنت شاعر امی جناب مولوی سید صادق علی عرف چھنگا صاحب حسین جائسی ونبیرہ خلاق مضامین خدائے سخن نواب مولانا سید مہدی حسین صاحب ماہر مرحوم و اہلیہ جناب مفتی سید علی میرزا صاحب بن جناب مفتی سید سردار میرزا صاحب تلمیذ عم محترم خود یعنی مولانا سید مجاور حسین صاحب تمنا جائسی برادر و جانشین سلطان الشعراء مولانا سید محمد کاظم جاوید اجتہادی مرحوم۔ آپ کا ایک مجموعہ کلام ”بیاض ماہرہ“ کے نام سے ہندوستانی پریس نظیر آباد لکھنؤ سے ۱۳۲۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے نوے، سلام، رباعیاں، قصیدے اور آخری عمر میں مرثیے بھی تصنیف فرمائے ہیں۔ مذکورہ صنفوں کے علاوہ آپ خاندان اجتہاد کی خواتین میں پہلی وہ شاعرہ ہیں جنہوں نے غزلیں بھی بڑی تعداد میں لکھی ہیں نمونہ کے طور پر صرف ایک شعر ملاحظہ ہو۔

اک جہاں آن کے کرتا ہے مرے گھر کا طواف

تم جو ہوتے ہو تو کعبہ مرا گھر ہوتا ہے

آپ نے سترہ سال کی عمر میں اپنے والد کے قیام گاہ پر ۱۲ محرم کو طرہی شب بیداری اور ۱۳ رجب کو طرہی محفل قائم کی تھی۔ حالات نے دونوں پروگراموں کو چند ہی سال میں ختم کر دیا۔ ماہرہ امام باڑہ غفرانمآبؒ میں مدفون ہیں۔

(۳۵) سیدہ عصمت آرا بیگم عصمت اجتہادی: (بنت سید صادق علی عرف چھنگا صاحب حسین جاسی) زوجہ شبیر حسین اجتہادی۔ آپ عمدۃ العلماء سید کلب حسین صاحب سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ کتب صاحب کی خبر رحلت سن کر انتقال فرما گئیں۔ چنانچہ عمدۃ العلماء کے جنازے کے پیچھے ان کا بھی جنازہ رہا۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو حسینہ غفرانمآبؒ میں عمدۃ العلماء کی تدفین کے بعد دفن ہوئیں۔

(۳۶) سیدہ سکندر بیگم سکندر اجتہادی: انتخاب العلماء مولانا سید سبط محمد ہادی عرف کلن صاحب کی دختر اور سید سکندر آغا شرف اجتہادی ابن مولوی سید دلدار علی عرف منٹے آغا صاحب راز اجتہادی کی زوجہ تھیں۔ یہ بھی ایک اچھی شاعرہ تھیں۔ راولپنڈی پاکستان میں انتقال ہوا۔

اس زمانہ میں قصیدہ خوانی کی جو محفلیں ہوتی تھیں ان میں خاندان اجتہاد کی شاعرات خود اپنا کلام پیش کیا کرتی تھیں جن میں ملیکہ بیگم، زکیہ بیگم، شاعرہ مرحومہ دختر ذخر صاحب، سکندر بیگم سکندر دختر مولانا سید سبط محمد ہادی صاحب، صابرہ بیگم فاخرہ زوجہ فضل نقوی، مصطفیٰ بیگم قمر دختر نواب اصغر حسین صاحب، خورشید آرا بیگم ماہرہ وغیرہن شریک ہوا کرتی تھیں۔ اس وقت میرا نوعمری کا زمانہ تھا لیکن شاعری کا شوق اس وقت بھی تھا اور میرے کہے ہوئے قطعات کی اصلاح میرے ماموں کیا کرتے تھے۔ اس وقت میرے اشعار میں الفاظ کا انتخاب نامناسب ضرور ہوتا تھا لیکن اشعار ناموزوں نہیں ہوتے تھے۔ قصیدہ خوانی کی وہ محفلیں حسب دستور آج بھی ہوتی ہیں لیکن

افسوس ہے کہ ویسا ماحول اب نہیں بن پاتا۔

اپنے شوہر کے انتقال کے بعد جب میں پہلی بار کربلائے معلیٰ کی زیارت کو گئی تب سے میں نے باقاعدہ نوے کہنا شروع کئے۔ تین یا چار نوے جو کربلائے معلیٰ میں ہی کہے تھے پہلے ہی شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد سے یہ مولا کی ہی عنایت ہے جس کی بدولت میں اب تقریباً ۴۵ نوے کہہ چکی ہوں۔

(۳۷) سیدہ امۃ الصادقہ بیگم شاعرہ اجتہادی: (بنت دعبل ہند مولانا سید فرزند حسین ذخر ابن مولوی سید وارث حسین نصیر آبادی و ہمیشہ زادہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر شاگرد مولانا ماہر اجتہادی و اہلیہ مولوی سید حسن اختر ہدف اجتہادی، مصنف ہمارے غزل) آپ جنوری ۱۹۱۴ء میں متولد ہوئیں اور ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ء مطابق ۶ صفر ۱۴۲۴ھ کو انتقال ہوا اور حسینہ غفران مآبؒ میں سپرد خاک ہوئیں۔ ”باقیات شاعرہ“ کے نام سے آپ کے سلاموں اور نوحوں کا مجموعہ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔

(۳۸) سیدہ شہربانو عصمت اجتہادی: (بنت ہاتف لکھنوی) زوجہ نواب مولوی سید اختر حسین مصور ابن نواب مولانا سید انور حسین ابن مولانا نواب سید اصغر حسین فاخر و والدہ سید قائم مہدی ساحر اجتہادی کراچی۔ (کراچی میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئیں)

(۳۹) سیدہ صابرہ بیگم عرف ریاست بیگم فاخرہ اجتہادی: (بنت نواب مولوی سید شاہ حسین ابن نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر) زوجہ حسینی شاعر سید ظفر عباس فضل نقوی مدیر و بانی ہفتہ وار ”نظارہ“ لکھنؤ۔ آپ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے نوحوں کے چار مجموعوں [۱] شفق کربلا (۲) شباب کربلا (۳) تجلیات کربلا (۴) صبح کربلا کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جذبات فاخرہ کے نام سے ایک نوحوں کا مجموعہ مرحومہ کی مجلس چہلم کے موقع پر ۴ فروری ۱۹۹۰ء کو ایصال

تاثیر عزا

(۲۳)

ثواب کے لئے تقسیم کئے گئے۔ انجمن رونق دین اسلام لکھنؤ اور انجمن آل عبا قدیم نے عرصے تک آپ کے نوے پڑھے ہیں اور آج بھی خواتین میں پڑھے جارہے ہیں۔ مرحومہ نے ۶ جنوری ۱۹۹۰ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ روز شنبہ میں دارفانی کو خیر باد کہا اور حسینہ غفرانمآب میں مدفون ہوئیں۔

(۴۰) سیدہ عزت آرا بیگم عزت اجتہادی: (بنت عصمت آرا بیگم عصمت زوجہ مولوی سید یادگار علی، وکیل چھپرہ بہار) زوجہ حیدر رضا زیدی، اناؤ۔ آپ ۱۹۴۰ء میں معرض وجود میں آئیں۔ ۱۹ صفر ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو اناؤ میں انتقال ہوا اور امام باڑہ غفران مآب میں دفن ہوئیں۔

(۴۱) سیدہ عزت آرا بیگم عزت اجتہادی: (بنت سید شہیر حسین اجتہادی زوج سیدہ عصمت آرا عصمت اجتہادی) زوجہ سید علی ہاشم رضوی، اناؤ۔

(۴۲) سیدہ صغیر بانو صغیر اجتہادی: (بنت مولوی سید علی یاور صدرا اجتہادی زوج بی بی بیگم بنت ڈاکٹر مولانا سید علی مظفر) زوجہ ڈاکٹر سید تقی حسن رضوی ابن سید کاظم حسین رضوی، شیش محل لکھنؤ۔ آپ کا کلام انجمن برق حیدری کشمیری محلہ لکھنؤ اور انجمن عزائے حسین اناؤ نیز خواتین میں اب بھی پڑھا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹۴۲ء میں ہوئی۔ آپ نے قصیدے، قطعات، نوے، سلام اور تعزیتی نظمیں بڑی تعداد میں تصنیف فرمائی ہیں اور اب مرثیہ بھی نظم کر رہی ہیں۔

(۴۳) سیدہ راضیہ بیگم ثروت اجتہادی: (بنت ذاکر شام غریباں عمدة العلماء مولانا سید کلب حسین عرف کتب صاحب ابن قدوة العلماء مولانا سید آقا حسن داماد عماد العلماء سید مصطفی میر آغا صاحب) زوجہ سید اقبال الظفر اقبال جاسی ابن علامہ مائی جاسی والدہ مولانا سید حسن ظفر

تاثیر عزا

(۲۴)

صاحب کراچی۔ آپ جوہری محلہ لکھنؤ میں مولانا کلب حسین صاحب کے گھر ۱۹۳۴ء میں متولد ہوئیں اور اب کراچی میں اپنی اولاد کے ساتھ قیام پذیر ہیں۔ آپ سلام، قصیدے اور غزلیں نظم فرماتی ہیں۔

(۴۴) سیدہ مرضیہ شمسی زائرہ نقوی اجتہادی: (بنت مولانا سید کلب حسین ابن قدوة العلماء) زوجہ سید شمس الحسن تاج ابن لسان الشعراء خطیب اکبر مولانا سید اولاد حسین شاعر ابن دعبیل ہند مولانا سید فرزند حسین ذاکر اجتہادی۔ میری ولادت جنوری ۱۹۲۹ء میں ہوئی۔ میرے نوحوں کا ایک مجموعہ ”کلام زائرہ“ کے نام سے ”نور ہدایت فاؤنڈیشن“ سے دسمبر ۲۰۰۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کئی قصیدے، قطعات اور رباعیاں نظم کر چکی ہیں۔

(۴۵) سیدہ بدر النساء بدرا اجتہادی: (بنت حسینی شاعر سید ظفر عباس فضل نقوی ابن دعبیل ہند مولانا سید فرزند حسین ذاکر) زوجہ پرنس کوکب قدر ایڈوکیٹ۔ آپ نظم و نثر دونوں میں ادبی و عزائی خدمت انجام دے رہی ہیں۔ آپ کے نوحوں کے تین مجموعے چھپے ہیں جن میں سے ایک ”آنسوؤں کے چراغ“ ہے جو محرم ۱۳۸۱ھ میں لکھنؤ سے شائع ہوا ہے۔ سیکڑوں اعلیٰ ادبی و مذہبی مقالے لکھ چکی ہیں جن میں سے زیادہ تر رسائل و جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ آپ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئیں۔

(۴۶) سیدہ محمودہ بیگم محمودہ اجتہادی: زوجہ سیدہ محمد اصغر مرحوم اجتہادی ابن سید محمد تقی۔ آپ ۱۹۲۸ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئیں۔

(۴۷) سیدہ شرف جہاں بیگم شرف اجتہادی: (بنت سیدہ مصطفی بیگم قمر زوجہ ممتاز بہادر ابن تیغ بہادر و دختر استاذ الاساتذہ نواب مولانا سید اصغر حسین فاخر) زوجہ مرزا مہدی حسن کاظمین لکھنؤ۔ (آپ کا ۱۴ نومبر ۱۹۹۲ء کو انتقال ہوا اور امام باڑہ غفران مآب میں دفن ہوئیں)۔ آپ کے نوحوں اور قصیدوں کا مجموعہ ”بیاض شرف“ ہے۔

تائیر عزا

(۲۵)

(۲۸) سعیدہ بیگم رضوی سعیدہ اجتہادی: (بنت مولانا سید احمد ابن ہادی الملمتہ مولانا سید ہادی ابن فقیر زمن مولانا سید ابوالحسن عرف ابوصاحب داماد ممتاز العلماء سید محمد تقی جنت مآب)۔

(۲۹) حمیدہ بیگم رضوی حمیدہ اجتہادی: (بنت مولانا سید احمد صاحب) زوجہ بہادر علی صاحب عرف حضور جانی مرحوم۔

(۵۰) ملکہ بیگم رضوی ملکہ اجتہادی: (بنت مولانا سید احمد صاحب) زوجہ مولانا سید محمد عباس صاحب رضوی ابن مولانا سید علی رضوی ابن باقر العلوم سید محمد باقر صاحب۔

(۵۱) انور النساء وحیدہ اجتہادی: (دختر حسینی شاعر فضل نقوی) زوجہ سید اشتیاق حسین نقوی آپ کی پیدائش جوہری محلہ لکھنؤ میں ۱۹۴۴ء میں ہوئی۔

(۵۲) سیدہ رئیس بانو رئیس اجتہادی: (بنت صغیر بانو صغیر) زوجہ سید شوکت حسین نور باڑی لکھنؤ۔ آپ ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوئیں۔

(۵۳) سیدہ ناصرہ نقوی اجتہادی: (بنت سید العلماء مولانا سید علی تقی نقوی ابن ممتاز العلماء سید ابوالحسن منٹن صاحب ابن سید العلماء سید محمد ابراہیم و زوجہ سید محمود نقوی مرحوم) ۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء (۲۴ ذی الحجہ) کو عالم رنگ و بو میں تشریف لائیں اب نیو برج پوری، دہلی میں سکونت پذیر ہیں۔

(۵۴) سیدہ اختر بانو بانو اجتہادی: (بنت مولانا سید حسن اختر ہدف اجتہادی) زوجہ سید رشید الحسن ساغر خیامی آپ کی ولادت ۱۹۴۴ء میں ہوئی۔

(۵۵) زریں ظہیر زریں اجتہادی: (بنت ذاکر اہل بیت جناب محمد عباس صاحب) زوجہ سید ظہیر عباس شاکر اجتہادی ابن حسینی شاعر فضل نقوی صاحب۔

(۵۶) سیدہ رضیہ بیگم رضیہ اجتہادی: (بنت سید اقبال حسین مرحوم ابن ممتاز بہادر زوج مصطفیٰ بیگم قمر اجتہادی) زوجہ جناب جمیل جعفری صاحب مقیم بہ مہدی۔

تائیر عزا

(۲۶)

(۵۷) سیدہ شہنا نقوی اجتہادی: (بنت سید شمس الحسن تاج ابن مولانا شاعر اجتہادی) زوجہ سید ہاشم اختر نقوی ابن مولانا سید حسن اختر ہدف اجتہادی۔ ولادت: ۱۴ نومبر ۱۹۶۰ء لکھنؤ۔

(۵۸) سیدہ جبین فاطمہ ناصرہ اجتہادی: (بنت ڈاکٹر سید مجید الحسن ونواسی مولانا سید محمد گرامی ابن مولانا اختر اجتہادی)۔

(۵۹) سیدہ نادیہ بانو حسینی اجتہادی: آپ کی پیدائش ۱۹۸۴ء میں ہوئی۔

چونکہ خاندان اجتہاد کی چند خواتین کو چھوڑ کر باقی کا مذہبی کلام کسی کتابی شکل میں منظر عام پر نہیں آیا تھا اس لئے قوم کے زیادہ تر افراد ان کی مذہبی خدمات سے ناواقف تھے۔ اس کتاب کی اشاعت سے میرا مقصد انہیں خواتین کے مذہبی کلام سے قارئین کو روشناس کرانا ہے۔ امید ہے عزا داران امام مظلوم ان نوحوں کو پڑھ کر یقینی طور پر متشاب ہوں گے۔

جذبہ احسان شناسی کے تحت یہ لکھنا بے حد ضروری ہے کہ اس کتاب کی تالیف کے سلسلے میں اگر ماہر تاریخ شیعیت ہند، مولانا سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیف جاسی کی مدد نہ ہوتی تو یقیناً یہ کتاب منظر عام پر نہیں آسکتی تھی لہذا اسیف صاحب اور دیگر ارکان نور ہدایت فاؤنڈیشن خصوصی شکر یہ کے مستحق ہیں۔

فقط

مرضیہ شمسی زائرہ نقوی

دختر مولانا سید کلب حسین صاحب مجتہد

۱۶ جنوری ۲۰۱۱ء

سلام

سیدہ قمر النساء بیگم عاجزہ اجتہادی

واہ کیا کیا نہ در احمد و حیدر سے ملا
قدسیوں نے بھی عبادت کو کیا ترک اس وقت
جانتی ہوں کہ جو ہے اشک عزا کا رتبہ
اب مجھے کچھ بھی نہیں قدر بہار دنیا
سب ہوئے پائے شہ دیں پہ تصدق آخر
اک مری سمت یہ کیا ہاتھ ہزاروں کے بڑھے
اس کا منہ دیکھتے ہیں ہم، جو سخی کہتا ہے
آسماں کانپ گیا بل گئی مقتل کی زمیں
کوئی سائل جو در سبط پیمبر پہ گیا
خاک کے ذروں سے کہتا ہے چمک کر پنچہ
جان دی سید مظلوم سے رخصت ہو کر
دیکھ پھر تازگی ان دونوں میں کس کی ہے سوا

عاجزہ کون سی نعمت نہ ہمیں ہاتھ آئی

ہاں مگر جتنا ملا سب در حیدر سے ملا

سلام

سیدہ کنیز بتول بیگم کنیز اجتہادی

بظاہر تیر گو حضرت نے سینے سے نکالے ہیں
ارے یہ تیغ حیدر ہے کسی کو کیا سمجھتی ہے
کھٹک اب تک یہ کہتی ہے کہ دل کے رہنے والے ہیں
پر جریں کیا ہیں وہ بھی اس کے دیکھے بھالے ہیں

علی اکبر ادھر ہیں قوت بازو ادھر شہ کا
حرم بے پردگی کے ڈر سے رونے بھی نہیں پاتے
علی اکبر کا سینہ چھوڑ دیتے کون سے دل سے
ادھر حسن علی اکبر ادھر حسن علی اصغر
اسد دریا یہ کس کس شان و شوکت سے ٹہلتے ہیں
بڑھا ہے شوق عباس علی کو پانی لانے کا
ہے ملک شام میں اندھیر کہتے ہیں تماشائی
یہ قیدی کون ہیں آخر کہاں کے رہنے والے ہیں

نہ قیدی رو سکے شہ پر اسی غم میں کنیز اب تک

کلچے میں پھپھولے اور دل محروں میں چھالے ہیں

سلام

سیدہ ذاکیہ بیگم عرف حیدری بیگم حیدری اجتہادی

رہنا تھا جس میں ہم کو وہی گھر نہ لے سکے
بیمار کر بلا کے نہ ہاتھوں میں جان تھی
جن کو مزا بڑا تھا یہاں کی شراب کا
بڑھ کر جگر سے بھی تھا دل ناتواں ضعیف
بچے بچے جہاد گئے اس طرح کبھی
اکبر سے شاہ کہتے تھے رہ جاؤ تم اگر
دو گز زمیں بھی قد کے برابر نہ لے سکے
یہ دست شمر شخص سے خنجر نہ لے سکے
وہ منہ سے نام ساقی کوثر نہ لے سکے
یہ دونوں کروٹیں بھی برابر نہ لے سکے
جو ہاتھ میں بھی تیغ دو پیکر نہ لے سکے
زینب کے سر سے پھر کوئی چادر نہ لے سکے

اے حیدری کہاں کوئی ماہر کی ہے مثال

سبقت زمانے بھر کے سخنور نہ لے سکے

سلام

سیدہ طیبہ بیگم طیبہ اجتہادی

دیکھ کر ابروئے اکبر رخ تاباں دیکھا جب ہلال آئے نظر ہم کو تو قرآن دیکھا
چشم کو رونے میں مشغول عبادت پایا سحر اشک کو زیب کف مژگاں دیکھا
بزم غم میں شرر نالہ سوزاں چمکے تعزیه خانہ میں ہر وقت چراغاں دیکھا
لب اقدس سے جو کی بے ادبی حاکم نے بید کو آج تلک خوف سے لرزاں دیکھا
عید کے دن بھی جو سجاؤ کی خدمت میں گیا آپ کو ماتم شبیر میں گریاں دیکھا
بیٹھ کر حر کے سرہانے شہ والا روئے چند ساعت کا جو مہمان کو مہماں دیکھا
دم بھی تن سے نہ اسیروں کے نکلنے پائے محبس شام سا بھی تنگ نہ زنداں دیکھا
جھک گئے مثل کماں بارالم سے حضرت گردن نازک اصغر میں جو پیکاں دیکھا
بانو کہتی تھی سکینہ کو رہائی نہ ملی قید خانے سے چھٹی قبر کا زنداں دیکھا
ڈھونڈھنے شہ کو سکینہ نہ نکلنے پائی جب گئی در پہ مقفل در زنداں دیکھا
مرثیہ گوئی میں ماہر ہوں کہ فخر کہ حسین
طیبہ ہم نے تو ہر اک کو نمایاں دیکھا

نوحہ

سیدہ عاتکہ بیگم، عاتکہ اجتہادی

قتل سرور کی خبر رن میں جو پائی ہوگی سرکھلے زینب مضر نکل آئی ہوگی
پاؤں میں ہوگی جو سجاؤ حزیں کے بیڑی کیسے زنجیر کی تکلیف اٹھائی ہوگی

ہجر بے شیر میں کہتی تھی یہ ماں رو روکر نیند کس طرح سے اصغر ہمیں آئی ہوگی
دل کو کس طرح سے مادر نے سنبھالا ہوگا لاش میدان سے اکبر کی جو آئی ہوگی
کھا کے تیر آئے جو ہوں گے علی اصغر گھر میں ہنسی کس طرح سے منت کی بڑھائی ہوگی
قلب صغریٰ تہہ و بالا ہوا ہوگا غم سے جب خبر باپ کے مرجانے کی پائی ہوگی
بھائی کے غم سے کمر شاہ کی ٹوٹی ہوئی تھی لاش کس طرح سے اکبر کی اٹھائی ہوگی
چھد گیا ہوگا پدر کا بھی کلیجہ اس دم جب سناں سینہ اکبر میں در آئی ہوگی

عاتکہ شوق زیارت ہے تجھے مدت سے

دیکھیں کب روضہ سرور پہ رسائی ہوگی

نوحہ در حال حضرت علی اصغرؑ

سیدہ مصطفیٰ بیگم قمر اجتہادی

کہتی تھیں بانو یہ رو کر ہائے اصغر گھر میں آؤ چل بسے غم مجھ کو دے کر ہائے اصغر گھر میں آؤ
کون سی جا تم گئے ہو جو نہیں کچھ بھی خبر ماں تڑپتی ہے یہ کہہ کر ہائے اصغر گھر میں آؤ
خشک تیرے لب کو یہ ماں ہائے نہ تر کر سکی رہ گیا یہ داغ دل پر ہائے اصغر گھر میں آؤ
تم گئے ہو جب سے بیٹا گھر مرا سنسان ہے غم سے تیرے ماں ہے مضر ہائے اصغر گھر میں آؤ
گھٹنیوں چلنا ترا مادر کو یاد آتا ہے جب بس یہی رہتا ہے لب پر ہائے اصغر گھر میں آؤ
بے بسی تھی اس وجہ سے ماں نہ پانی دے سکی کیوں خفا ہو مجھ سے دلبر ہائے اصغر گھر میں آؤ

جب تصور میں پسر کے کرتی ہیں بانو یہ بین

دل قمر روتا ہے سن کر ہائے اصغر گھر میں آؤ

نوحہ در حال جناب علی اکبرؑ

شب دہم تھیں دعائیں ماں کی مگر دعا میں اثر نہیں ہے
 سحر کے ہوتے ہی رنگ قسمت بدل نہ جائے خبر نہیں ہے
 نہیں جو ملتی جواں کی میت تو شاہ یہ پوچھتے ہیں روکر
 میں ٹھوکریں کھا رہا ہوں رن کی بتا دو نور نظر نہیں ہے
 تڑپ کے خیمے میں بین لیلیٰ یہ کر رہی ہیں بہ آہ وزاری
 نظر میں اندھیرا ب جہاں ہے کہ میرا لخت جگر نہیں ہے
 کہاں ہوا کبراب آؤ رن سے ستمگروں میں گھری ہے مادر
 اتاری جاتی ہے سر سے چادر تمہیں ہماری خبر نہیں ہے
 چھٹا ہے بانو سے جب سے اصغر تو بے قراری میں پھر تڑپ کر
 لگاتی سینہ سے ماں ہے جھولا قرار دل کو مگر نہیں ہے
 بتاؤ کیسی ہے نیند دلبر یہ لاش سے کہہ رہی ہے مادر
 پکارتی ہوں میں تم کو اکبر مگر تمہیں کچھ خبر نہیں ہے
 قمر بہت ہے یہ سخت منزل جو چھوڑا آل نبیؐ کا دامن
 تو خوف عصیاں ہے روز محشر ولانے حیدر اگر نہیں ہے

نوحہ

سیدہ شہنشاہ بیگم شہرا جتہادی

نبیؐ کی آل کو کیا کیا ستایا جاتا ہے دکھا کے پیاسوں کو پانی بہایا جاتا ہے

کہاں ہیں اکبرؑ و عباسؑ تھام لیں شہ کو
 دکھا کے سر شہؑ مظلوم کا ارے ظالم
 مدد کو آئیے یا شاہ لافقی رن میں
 سکون دل کے لئے رن میں کیا شہ والا
 الہی خیر ہو نازک دلوں کی خیمے میں
 حرم کو لاشہ اکبرؑ دکھایا جاتا ہے

ہزاروں روضہ اقدس پہ جاتے ہیں زائر

شہر کو کیوں نہیں مولا بلایا جاتا ہے

نوحہ بسلسلہ سفر امام حسینؑ

سیدہ امۃ الابرار بیگم ابرار جتہادی

نکلے ہیں گھر سے سید ابرار آج کل
 رخصت ہوئے حسینؑ مدینہ سے مومنو!
 بے چین روح فاطمہؑ زہرا ہے قبر میں
 کرب و بلا کی سمت روانہ ہے قافلہ
 کیونکہ نہ غم منائیں ہم اہل عزا تمام
 فوجوں میں گھر گئے شہ ابرار آج کل

مرنے کے بعد بھی غم شہ میں یہ حال ہے

تربت میں بیقرار ہے ابرار آج کل

صغریٰ ہے اپنے جینے سے بیزار آج کل
 مضطر ہے روح احمدؑ مختار آج کل
 ہیں بیقرار حیدر کزار آج کل
 ہیں ساتھ شاہ دیں کے سب انصار آج کل
 مصروف غم ہیں شہ کے عزا دار آج کل
 فوجوں میں گھر گئے شہ ابرار آج کل

نوحہ در حال حضرت علی اصغرؑ

سیدہ امۃ الغفار بیگم غفارا اجتہادی

پیراس اصغرؑ کی رنگ لا کے رہی فوج اعدا کو بھی رلا کے رہی
 پھیری ہونٹوں پہ جو زباں تو نے ظلم کو یہ ادا ستا کے رہی
 پیراس اصغرؑ کی آب پیکاں سے فوج کیں دشت میں بجھا کے رہی
 بے زبانی کی موت پر دنیا اشکِ خونیں بہا بہا کے رہی
 کام شمشیر کا ہے جنگ مگر قبر بے شیر کی بنا کے رہی
 موت تیری مجاہد اعظم چشم سنگیں کو بھی رلا کے رہی
 نوحہ خوانی سے تیری اے غفار

شاعری تیری سب پہ چھا کے رہی

نوحہ در حال حضرت علی اکبرؑ

شہؑ کی تدبیر کام آ کے رہی کشتیٰ دیں نجات پا کے رہی
 واہ کیا کہنا اے حسینؑ شہید تیری جرأت جہاں پہ چھا کے رہی
 جن کی توصیف میں لسان قدیر آیۂ ائمہ سنا کے رہی
 باپ کے سر کو دیکھ کر افسوس بنت سروؑ کی جان جا کے رہی
 اک گھٹا دل پہ غم کی چھا کے رہی موت اکبرؑ کی خوں رلا کے رہی
 شکل اکبرؑ کی دیکھنے کے لئے رات بھر شمع ماں جلا کے رہی
 صبح عاشور کی اذایں اکبرؑ یاد احمدؑ دلوں میں لا کے رہی

رخ سے الٹی نقاب اکبرؑ نے شکل احمدؑ نظر میں آ کے رہی
 ماں کی حسرت تھی بنتے تم دولہا پر جوانی میں موت آ کے رہی
 تیر و نیزہ سے امت عاصی شکل پیغمبریؑ مٹا کے رہی
 ایک برچھی انس کے بیٹے کی شمع اہل حرم بجھا کے رہی
 تیرے غم میں شبیہ پیغمبرؑ روشنی چشم شہؑ سے جا کے رہی
 نوجوانی میں موت اکبرؑ کی سارے عالم کے دل ہلا کے رہی
 نظم غفارؑ چودہ شعروں کی چودہ معصوموں کو رلا کے رہی

نوحہ بسلسلہ چہلم امامؑ

سیدہ امۃ الاطہار بیگم اطہارا اجتہادی

آج ماتم تمام ہوتا ہے ہم سے رخصت امامؑ ہوتا ہے
 دل میں آتا ہے جب خیال حسینؑ غم کا اک اژدہام ہوتا ہے
 بے کفن تابہ اربعین جو رہا دفن وہ تشنہ کام ہوتا ہے
 سونے سونے ہیں تعزیہ خانے آج ماتم تمام ہوتا ہے
 کل نہ آئے گا کوئی مجلس میں آج چہلم تمام ہوتا ہے
 رونے آتی ہیں خلد سے زہراؑ جہاں ذکر امامؑ ہوتا ہے
 لاش سروؑ سے کہتے تھے سجادؑ آج رخصت غلام ہوتا ہے
 ہوتا ہے شق کلیجہ اے اطہارؑ اربعین اب تمام ہوتا ہے

سلام

سیدہ عابدہ بیگم عابدہ جانیسی

سچ ہے ہوتی ہے جہاں میں ایسی تنہائی کہاں
ساتھ ہیں اعمال میرے اس کی رحمت کی طرح
جب شہید اکبر ہوئے رن میں تو باقی کون تھا
اس میں عابدہ ہوں کہ صغریٰ ایک ہے دونوں کا حال
کیوں گرے پڑتے ہیں بت کعبے میں سجدہ کیلئے
بو تراب آئیں گے لے کر اب اماموں کو ضرور
اب اکیلے شاہ ہیں بیٹا کہاں بھائی کہاں
قبر میں تنہا ہوں میں لیکن ہے تنہائی کہاں
لاش اٹھائی شہ نے یہ کہنے کہ اٹھوائی کہاں
ایسے بیماروں نے عالم میں شفا پائی کہاں
نعرۂ حیدر کی کانوں میں صدا آئی کہاں
توبہ توبہ قبر میں شیعوں کے تنہائی کہاں

عابدہ اللہ شاہد ہے غم شبیر میں
روز روتی ہے مگر جی بھر کے رو پائی کہاں

نوحہ در حال حضرت عباسؑ

سیدہ امۃ الزکیہ بیگم صابرہ اجتہادی

زینب سے شاہ کہتے تھے بھائی گذر گئے
بالیں پہ میں کھڑا ہوا دیکھا کیا بہن
گھوڑے سے وہ گرے تو میں کہتا ہوا چلا
چھوڑا جہاں میں بھائی کو رونے کے واسطے
عباسِ نوجواں ہمیں برباد کر گئے
ہنگام نزع ہچکیاں لے لے کے مر گئے
میری کمر کو توڑ کے بھائی کدھر گئے
میں رہ گیا وہ کوچ زمانے سے کر گئے

یہ سن لیا جو تھا کہ سکینہ بھی آتی ہے
کر دی سپرد میرے امانت رسولؐ کی
زینب یہ کی تھی مجھ سے وصیت دم اخیر
بھائی کا مرتے مرتے بھی اتنا رہا خیال
کہتے تھے صابرہ یہی خواہر سے شاہ دیں
ریتی پہ منہ چھپا کے جہاں سے گذر گئے
مشکیزہ اور علم مجھے دے کر گذر گئے
تم کو سپرد اپنے یتیموں کو کر گئے
سراپنا میرے پاؤں پہ رکھ کے گذر گئے
زینب میں رہ گیا مرے بھائی گذر گئے

نوحہ بسلسلہ وہم وایاز وہم

سیدہ ملیکہ بیگم ملیکہ اجتہادی

نالہ یہ زینب کا تھا، ہائے شہ کربلا
کشتہ تیغ و سناں، تم کو میں ڈھونڈوں کہاں
فرق تمہارا کہاں، لاش تمہاری کہاں
زینب خستہ جگر، پھرتی ہے اب در بدر
بیکس و تشنہ دہن، میرے غریب الوطن
قتل ہوئے ہیں حسینؑ، کرتی ہیں زہرا یہ بین
سب ہیں اسیر جفا، قید ہیں زین العبا
قیدی دارِ حن، جاتے ہیں سب خستہ تن
ہائے شہید جفا، ہائے شہ کربلا
کچھ تو بتا دو پتا، ہائے شہ کربلا
سر کیا تن سے جدا، ہائے شہ کربلا
چھن گئی سر سے ردا، ہائے شہ کربلا
تم کو نہ پانی ملا، ہائے شہ کربلا
میرا بھرا گھر لٹا، ہائے شہ کربلا
جاتا ہے اب قافلہ، ہائے شہ کربلا
حفظِ خدا میں دیا، ہائے شہ کربلا

ختم ہے اب زندگی، بس ہے یہ حسرت مری
جاؤں سوئے کربلا ہائے شہ کربلا

نوحہ

سیدہ آسیہ بیگم آسیہ اجتہادی

آل نبیؐ کا خون بہانا روا نہ تھا یوں حکم مصطفیٰؐ کو بھلانا روا نہ تھا
کیا تھی فضا زمانہ کی اللہ رے انقلاب سبب نبیؐ کو پانی پلانا روا نہ تھا
پانی طلب کیا تھا نہ تھی اس میں کچھ خطا ننھے گلے پہ تیر لگانا روا نہ تھا
کیا تھی خطا سکینہ کی روتی تھی باپ کو رخسار پر طمانچے لگانا روا نہ تھا
دیتے تسلی بوسے جو لیتی تھی باپ کے ڈرے لگا کے ہائے چھڑانا روا نہ تھا

بیتاب آسیہ ہے زیارت کے شوق میں

کیوں کر کہے کہ اس کو بھلانا روا نہ تھا

نوحہ

ستم فوج اعدا کی وہ ڈھاری ہے لحد مصطفیٰؐ کی ہلی جارہی ہے
کیا صبر اس طرح سبب نبیؐ نے زمانہ کو یاد اس کی تڑپا رہی ہے
ادھر شہ کے بچے تڑپتے ہیں پیاسے ادھر نہر بہتی نظر آرہی ہے
نقاب الٹی اکبرؑ نے اعدا پکارے ہمیں شکل احمدؑ نظر آرہی ہے
کلیجہ ہے اکبرؑ کا برچھی سے گھائل کہ شکل پیمبرؐ مٹی جارہی ہے
ہیں تنہا کھڑے شاہ گردن جھکائے سپاہ ستم تیر برسا رہی ہے
نہ کر قتل بھائی کو میرے تو ظالم صدا بنت حیدرؑ کی یہ آرہی ہے

ہے حلق شہ دیں پہ خنجر لعین کا زمیں کربلا کی ہلی جارہی ہے
اٹھا جس کی مادر کا شب کو جنازہ کھلے سر وہ زینبؑ نظر آرہی ہے

ہے صرف عزا آسیہ بس یقینا
یہ بخشش کی صورت نظر آرہی ہے

نوحہ

سیدہ زہرا بیگم مضطر اجتہادی

اک دم کی اگر مہلت اے چرخ کہن دیدے اک چھوٹی سی میت کو شبیرؑ کفن دیدے
اے چرخ بتا تو ہی انصاف کی یہ جا ہے مرنے کی رضا کیونکر بھائی کو بہن دیدے
گودی میں لئے لاشہ شبیرؑ یہ کہتے ہیں غربت میں کفن کیونکر آوارہ وطن دیدے
نادار پدر تیرا شرمندہ ہے اے اصغرؑ کیونکر تجھے نہلائے کس طرح کفن دیدے
عباسؑ یہ کہتے تھے بہلا کے سکینہ سے رخصت ہمیں دریا کی اے تشنہ دہن دیدے
محتاج روا کو ہے حالت ہے یہ خواہر کی لاشے کو برادر کے کس طرح کفن دیدے
شامی نے کہا اٹھکر دربار میں حاکم سے تو مجھ کو سکینہ کو کھلوا کے رسن دیدے
ہند آئی ہے ملنے کو زینبؑ نے کہا رو رو چھپ جاؤں کہیں جا کے مہلت جو رسن دیدے

کر عرض یہ خالق سے موسیٰ کے لئے مضطر

تو طول حیات اس کو از بہر حسن دیدے

نوحہ در حال شہادت حضرت امام حسینؑ

شبیرؑ پہ اس وقت قیمت کی جفا ہے
سرگود میں زہرا کے ہے اور سینہ پہ قاتل
کچھ ایسی مصیبت میں ہے یثرب کا مسافر
کوئی نہیں پاس آپ کے کام آئے جو اس دم
سیدانیاں اس حال سے نکلی ہیں کھلے سر
پہنچیں اسی صورت سے جو سب مقتل شہ میں
گھبرا کے بن سعد سے کہنے لگیں زینبؑ
احمدؑ کے نواسے پہ ترے سامنے یہ ظلم
بر آئی نہ امید جو اس بانی شہ سے
فرمایا لعین اتنا ٹھہر جا کہ میں آکر
لے آؤں کہیں سے میں ذرا ڈھونڈھ کے پانی
اور تھوڑا سا پیشانی اقدس پہ چھڑک دوں
وہ زخموں کی کثرت ہے کہ العظمتہ للہ
سنتا نہیں فریاد کوئی وائے مقدر
بیتابی زینبؑ پہ ذرا رحم نہ کھایا
ہنستا ہوا سر شاہ کا لیکر وہ چلا ہے

کیا حال بیاں خواہر سرور کا ہو مضطر

مجبور ہیں ایسی کہ نہ برقع نہ ردا ہے

نوحہ

سیدہ خورشید آرا بیگم ماہرہ اجتہادی

دفن لاش شہ کو مقتل میں بہن کیوں کر کرے
وقتِ رخصت فاطمہ صغریٰ نے اصغرؑ سے کہا
سر جھکائے بیٹھی ہے دولہا کی میت کے قریں
لاشہ حرّ پر یہ سرورؑ کہتے تھے اے میہماں
جس کے باعث امت احمدؑ ربا دوزخ سے ہو
ہاتھ شانوں سے قلم عباسؑ کے ہیں، سر ہے شق
لاشہ قاسمؑ سے شہ کہتے تھے تن ہے پاش پاش
دیکھ کر جلتی زمیں پر لاشہ سبطِ نبیؑ
یاد اکبرؑ میں کہا کرتی تھی صغریٰؑ روز و شب
شام کے زنداں میں جس بچی کو آئی ہے اجل
جس کا دل غم سے نہ قابو میں رہے اے ماہرہ

سر پہ چادر تک نہیں فکر کفن کیونکر کرے
گود سے بھائی جداتم کو بہن کیونکر کرے
نالہ و فریاد اک شب کی دولہن کیونکر کرے
دفن تیری لاش کو یہ بے وطن کیونکر کرے
وہ زباں سے شکوہ طوق و رسن کیونکر کرے
اب حفاظت مشک کی یہ صف شکن کیونکر کرے
دفن تجھکو ہائے یہ تشنہ دہن کیونکر کرے
ضبط گریہ دختر شاہِ زمن کیونکر کرے
اپنی حالت کی خبر تم کو بہن کیونکر کرے
فکر اس کے دفن کی ماں خستہ تن کیونکر کرے
وہ بیاں حال شہ تشنہ دہن کیونکر کرے

نوحہ

اعدا نے داغ پہلے تو اولاد کا دیا
قاسمؑ جو اذن لے کے چلے سوئے فوج شام
عباسؑ مشک بھر کے چلے جب فرات سے
اور پھر گلے پہ شاہ کے خنجر پھر دیا
خلعت کے ساتھ شہ نے کفن بھی پہن دیا
اعدا نے تیر مار کے پانی بہا دیا

تائیر عزا

جانے لگے جو عون و محمد پئے وغا
اُس وقت اور بڑھ گیا کچھ دل کا اضطراب
پوچھا جو شہ سے قاصد صغرا نے حال زار
کہتی تھیں بنتِ فاطمہ بھائی کی لاش پر
شبیر کی نظر میں زمانہ سیاہ ہے
ہے ماہرہ جو حضرت زہرا کی اک کنیز

نوحہ

جگر کے درد سے جب بیقرار ہوتے ہیں
ہے پاس قاصدِ صغرا لئے ہوئے نامہ
یہ شاہ کہتے تھے قاصد سے ہیں اکیلے ہم
گلے میں طوق ہے جن کے رسن میں ہیں بازو
دل اپنے تھامتے ہیں اشقیا بھی ہاتھوں سے
سکینہ کہتی تھی لاشِ پدر سے اے بابا
پھو بھی یہ کہتی تھی اکبر خبر نہیں تم کو
سکینہ کہتی تھی زنداں میں کیا پھو بھی اماں
وطن میں کہتی تھی صغرا انہیں خبر بھی نہیں
زمین دل کی طرح جل رہی ہے صحرا کی
اُدھر تو مشکِ سکینہ پہ آرہے ہیں خدنگ

(۴۱)

زینب نے دونوں بیٹوں کو دولہا بنا دیا
اصغر کو شہ نے جب کہ لحد میں لٹا دیا
بولے خدا کی راہ میں سب گھر لٹا دیا
ہے ہے چراغِ تربت حیدر بھادیا
مٹی میں اپنے چاند کو جب سے چھپا دیا
حق غاصبوں نے اس کی بھی ماں کا مٹا دیا

لپٹ کے لاشہ صغرا سے شاہ روتے ہیں
حسین تربتِ اصغر پہ جان کھوتے ہیں
گلا کٹائے وہ جنگل میں شیر سوتے ہیں
نبی کے ہیں وہ نواسے علی کے پوتے ہیں
جورن میں بیٹے کی میت پہ شاہ روتے ہیں
تمہیں خبر نہیں ہم پر جو ظلم ہوتے ہیں
کھڑے ہوئے سر بالیں امام روتے ہیں
یتیم بچوں کے بازو بھی جکڑے ہوتے ہیں
کہ جن کے ہجر میں ہم اپنی جان کھوتے ہیں
لحد صغیر کی اشکوں سے شہ بھگوتے ہیں
ادھر کیلجے کو تھامے حسین روتے ہیں

تائیر عزا

(۴۲)

پکاریں بیٹوں کی لاشوں پہ روکے یہ زینب
فدا امام پہ ہو کر انہیں ملی راحت
نجات پاتے ہیں وہ ماہرہ جہنم سے
کفیل جن کے شہ نامدار ہوتے ہیں

نوحہ بسلسلہ دوم محرم

عصمت آرا بیگم عصمت اجتہادی

سفر سے شاہ کا جب اسپ تیز گام رکا
یہ کون دشت ہے بتلائیے مجھے بھیا
یہ دشت ماریہ ہے ہم بسائیں گے زینب
بہن! لٹے گا اسی بن میں گلشن زہرا
تمہارے سر سے اتاریں گے اشقیا یہ ردا
یہ دشت ماریہ ہے ہم بسائیں گے زینب
ستائے نانا کی امت نہ بددعا کرنا
سخی کی بیٹی ہو امت کا کچھ بھلا کرنا
یہ دشت ماریہ ہے ہم بسائیں گے زینب
کہا حسین نے اب آؤ آؤ اے عباس
اور اس میں اہلِ حرم کو بٹھاؤ اے عباس
یہ دشت ماریہ ہے ہم بسائیں گے زینب
کہتے تھے عصمت ابھی یہ شاہ زماں
عجیب یاس سے زینب نے شاہ سے پوچھا
کہا حسین نے خواہر سفر تمام ہوا
اسی زمین کو کعبہ بنائیں گے زینب
ہمارا خشک گلا ہوگا اور تیغِ جفا
کوئی کلام نہ کرنا سوائے شکرِ خدا
اسی زمین کو کعبہ بنائیں گے زینب
جو ظلم تم پہ ہو اس کا نہ کچھ گلا کرنا
رہِ ثواب میں بچوں کو تم فدا کرنا
اسی زمین کو کعبہ بنائیں گے زینب
مرے ترائی میں خیمے لگاؤ اے عباس
حرم پیاسے ہیں پانی پلاؤ اے عباس
اسی زمین کو کعبہ بنائیں گے زینب
ہمک کے آگیا گودی میں اصغر ناداں

تاثیر عزا

(۴۳)

اشارے کرتے تھے جائیں گے ہم سوئے میدان
ہمیں بھی نانا کی امت پہ کیجئے قرباں
یہ دشتِ ماریہ ہے ہم بسائیں گے زینبؑ
اسی زمین کو کعبہ بنائیں گے زینبؑ

نوحہ بسلسلہ واپسی اہل حرم بہ مدینہ

لکھا ہے پہنچنے مدینہ میں جب کہ اہل حرم
سیاہ کھول دو ناقوں کے آگے آگے علم
خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
چلا یہ قافلہ جب سمتِ قبرِ پیغمبرؐ
یہ جا کے فاطمہؑ صغریٰ کو دی کسی نے خبر
خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
یہ سن کے فاطمہ صغریٰ کو کچھ خیال ہوا
نکل کے گھر سے جو دیکھا تو بس ملال ہوا
خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
قریب قبرِ پیمبرؐ گئیں تو کیا دیکھا
نظر اٹھائی تو زینبؑ کو بے ردا دیکھا
خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
قریب بانو کے آئی وہ بیکس و مضطر
ہماری گود میں آجاؤ بس علی اصغرؑ

تاثیر عزا

(۴۴)

خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
پھوپھی بتائیے کیا ہو گئے ہمارے پدر
کہاں ہیں عونؑ و محمدؑ کہاں مرا اصغرؑ
خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
نہ لکھ سکو گی تم عصمت یہ حالتِ صغریٰ
گری زمین پہ غش کھا کے ہائے وہ دکھیا

خبر یہ قبرِ پیمبرؐ پہ دینے جاتے ہیں
حسینؑ مر گئے ہم کربلا سے آتے ہیں

نوحہ

امۃ الصادقہ بیگم شاعرہ اجتہادی مرحومہ

علیؑ کا لال ادھر رن میں احتضار میں ہے
کہا بہن نے ہوئے قتل کیا حسینؑ غریب
دہم کو ماہِ محرم کی آئی رن میں خزاں
کہا بابؑ نے اب کس کو میں گلے سے لگاؤں
چلے ہیں ٹھوکریں کھاتے حسینؑ ابن علیؑ
لگائے کس طرح میت جواں کی سینے سے
اندھیرا کیوں نہ پسِ دفن شہِ ہونہر میں
کسی کے سر پہ نہیں راستہ میں اک چادر

ادھر بہن درِ خیمہ پہ انتظار میں ہے
لہو کا رنگ نمایاں یہ کیوں غبار میں ہے
چمن رسولؐ کا اجڑی ہوئی بہار میں ہے
جو میری گود کی زینت تھا وہ مزار میں ہے
پسر کو دیکھ لیں حسرت یہ قلب زار میں ہے
پھوپھی کا قلب و جگر اب کہاں قرار میں ہے
کہ ماہِ فاطمہؑ تاریکی مزار میں ہے
یہ کس کا لوٹا ہوا قافلہ غبار میں ہے

تاثیر عزا

(۴۵)

یہاں تڑپ کے جوانی میں جاں دی اکبر نے وہاں بہن کسی بھائی کے انتظار میں ہے
ہے خونِ اصغرِ معصوم اور شاہِ زمن نہاں حسینؑ کا چہرہ لہو کی دھار میں ہے
مدد کریں گے علیؑ شاعرہ کی بھی اک دن
وہ جانتے ہیں کنیزان کی حالِ زار میں ہے

نوحہ

اثر لیتے تھے شہ کے قتل کا دل پرستم گرتیک
پسر کا داغ دل پر، راستہ رن کا نہیں ملتا
رسول حقؑ نے اپنے دوش پر جس کو جگہ دی تھی
نہیں، آکر کوئی جو تھام لے ٹوٹی کمر میری
کہا اکبرؑ نے اتنی دیر تھم جا موت بالیں پر
سکینہؑ نے کہا آئیں گے سرور قید خانے میں
اتر کر آئیے تطہیر جس کا خود کرے پردہ
جدائی سہہ نہیں سکتی تو کیوں کر عمر کا ٹوں گی
ستم پر شمر کے ٹپکا کئے ہیں خون کے آنسو

جہاں میں شاعرہ مدحِ ائمہؑ زندگی بھر کی

اسی کے فیض سے ذائقہ چلے جائیں گے کوثر تک

نوحہ

حسینؑ قبر میں اصغرؑ کو یوں سلا کے چلے
چراغِ فاطمہؑ زیرِ زمیں چھپا کے چلے

تاثیر عزا

(۴۶)

نہیں ہے آنکھوں میں نور اب نہ آیا جائے گا
صدایہ دیتی تھی بانو کہ موت نے لوٹا
خیال آگیا اصغرؑ کو جد کی اُمت کا
وفانہ موت نے کی اور ہم رہے پیاسے
امید تھی جو نہ اصغرؑ سے رن میں چلنے کی
یہ رن میں بیکسیٰ شاہ کر رہی تھی سوال
جہاں میں صبح سے کیوں کر نہ شام ہو جائے
زمیں پہ ہیں علی اکبرؑ کے سب نشان قدم
قدم پڑے کسی رہوار کا نہ اعضا پر
صدائیں دیتی تھی میت حسینؑ کی رن میں

اندھیرا قبر میں ذائقہ کی شاعرہ کیوں ہو
چراغِ مدحِ ائمہؑ کو وہ جلا کے چلے

نوحہ

سیدہ شہر بانو عصمتِ اجتہادی

دل پہ برچھی لگائی جاتی ہے نوجوانی مٹائی جاتی ہے
آئیں ایوبؑ، دیکھیں صبر حسینؑ لاشِ اکبرؑ اٹھائی جاتی ہے
تیر کھا کر بھی اے علی اصغرؑ مسکراہٹ سی آئی جاتی ہے

قبر اصغرؑ بنا کے پیری میں صبر کی حد دکھائی جاتی ہے
 مثلِ یوسفؑ حسینؑ تھا جو پسر اس کے برچھی لگائی جاتی ہے
 کشتیٰ حق بچا کے طوفاں سے یوں کنارے لگائی جاتی ہے
 ظالمو! یہ رسولؑ زادی ہے جو کہ در در پھرائی جاتی ہے
 اہل بیتِ نبیؑ میں ہے کہرام لاشِ اکبرؑ کی لائی جاتی ہے
 تشنگی کربلا کے پیاسوں کی آنسوؤں سے بجھائی جاتی ہے
 عصمتِ دل حزیں بھی روضہ پر دیکھئے کب بلائی جاتی ہے

نوحہ در حال ہمشکل پیغمبر حضرت علی اکبرؑ

فرماتے تھے شبیرؑ مری آنکھوں کے تارے اے گیسوؤں والے
 کیوں مجھ سے خفا ہو میری آغوش کے پالے اے گیسوؤں والے
 مادر کا برا حال ہے فرقت میں تمہاری اور کرتی ہے زاری
 اللہ بتادو وہ جے کس کے سہارے اے گیسوؤں والے
 اب کون خبر راندوں کی لے گا مرے دلدار بھائی بھی ہے بیمار
 اے شیر مرے تم سوئے فردوس سدھارے اے گیسوؤں والے
 کچھ رحم تمہیں میری ضعیفی پہ نہ آیا تنہا مجھے چھوڑا
 اس غم نے کیا آہ مجھے گور کنارے اے گیسوؤں والے

قاسمؑ ہیں نہ عباسؑ نہ ہیں عونؑ و محمدؑ وہ سب گئے کوثر
 اب کس کو مدد کے لئے شبیرؑ پکارے اے گیسوؤں والے
 دن رات تڑپتی ہے تصور میں یہ پُرغم شہزادہ عالم
 شبیرؑ کے روضہ پہ اب عصمت کو بلا لے اے گیسوؤں والے

نوحہ

صابرہ بیگم فاخرہ اجتہادی مرحومہ

اے شہید راہِ معبود اے بہار کربلا ہوں ہمارے جان اور دل سب نثار کربلا
 رونے والا گر نہیں دشتِ مصیبت میں تمہیں ہم کریں گے غم تمہارا تاجدار کربلا
 بھائی کے لاشے کورن میں دیکھ کر بولی بہن بے کفن میت پہ چھایا ہے غبار کربلا
 بولیں لیلیٰ نوجواں کی قبر پر کوئی نہیں لائی ہوں پھولوں کی چادر اے دیار کربلا
 بھول سکتا ہی نہیں تجھ کو زمانہ حشر تک اے نبیؑ کے جان و دل اے یادگار کربلا
 بولیں زینبؑ کس طرح برباد دیکھوں یہ زمیں شاہ دیں کی زندگی سے تھی بہار کربلا
 کہہ کے کیا روؤں تمہیں بھائی یہ زینبؑ نے کہا پنجتنؑ کی جاں کہوں یا تاجدار کربلا
 اتنی جلدی کیا مری قسمت نے دکھلایا مجھے عمر بھر روئے گی ماں اے شیر خوار کربلا
 اٹھ گیا بھائی کا سایہ سر سے زینبؑ نے کہا اب رہوں گی زندگی بھر سو گوار کربلا

اس قدر کیوں خوف تجھ کو ہے لحد سے فاخرہ

تیری مشکل حل کریں گے تاجدار کربلا

نوحہ

حسینؑ دشت سے سر کو جھکائے آتے ہیں
 کہا حسینؑ نے جو قلب کا سہارا تھا
 سنبھالنے علی اکبرؑ کو دشت میں مولا
 پسر کی موت سے کچھ اتنا ہو گئے مایوس
 کوئی حسینؑ کو پہنچا دے خیمے تک یا رب
 گرے ہیں خاک پہ غش کھا کے گھوڑے سے اکبرؑ
 نگاہیں کہتی ہیں ہر سمت اک اندھیرا ہے
 در حسینؑ پہ اے فاخرہ ملائک بھی
 ادب سے آتے ہیں سر کو جھکائے آتے ہیں

نوحہ

اب نہ پھر اکبرؑ ملیں گے چھوٹ کے
 فکر کا ہے کی ہے اے اصغرؑ تمہیں
 بولیں لیلیا جاتے ہو اکبرؑ کہاں
 دیکھ کر اصغرؑ سے نازک کا گلا
 ماں نے یہ اکبر کی بالیں پر کہا
 اس لئے آیا نہ پھر اکبر کو ہوش
 کہہ رہی ہے شہ کی ہمت ٹوٹ کے
 قبر مل جائے گی ماں سے چھوٹ کے
 میرے دل کی حسرتوں کو لوٹ کے
 تیر لہرایا کماں سے چھوٹ کے
 موت جاتی ہے جوانی لوٹ کے
 دل میں برچھی رہ گئی تھی ٹوٹ کے

دیں کفن بھائی کو زینبؑ کس طرح
 سو رہا ہے خاک پر لیلیا کا چاند
 کہتے ہیں راتوں کو تارے ٹوٹ کے
 جب شباب آیا تو اکبرؑ مر گئے
 رہ گیا ماں باپ کا دل ٹوٹ کے
 فوج والو گھر اُجڑ کر رہ گیا
 کیا ملا ننھا سا جھولا ٹوٹ کے
 مر گئے ساحل پہ عباس علیؑ
 کہہ دیا شہ سے کمر نے ٹوٹ کے

جلد سُن لو فاخرہ کی آرزو
 دل تپاں ہے تم سے مولا چھوٹ کے

نوحہ در حال حضرت زینبؑ

جب ہو کے رہا قید سے گھر جائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 آنغوش کے پالوں کو کہاں پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 مقتل میں جو بھائی کے لئے آئے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 دیکھے گی جو میت تو تڑپ جائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 بے بھائی کے ویراں نظر آئے گا مدینہ، ہوگا یہ قرینہ
 خود تڑپے گی صغرا کو بھی تڑپائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 چھا جائے گی روضے پہ محمدؐ کے اُداسی، روئے گی نواسی
 اشکوں میں لہو قلب کا برسائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ
 بے چینیاں بڑھ جائیں گی ہو جائے گی مضطرب یاد آئیں گے اصغرؑ
 پانی کہیں تھوڑا سا اگر پائے گی زینبؑ گھبرائے گی زینبؑ

مل ل کے گلے روئے گی ہر بار جو صغرا یہ زخم ہے کیسا
 بازو کے نشاں لے کے جو گھر جائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 برجھی لگی سینے پہ پڑا تیر گلے پر برباد ہوا گھر
 اب اکبر و اصغر کو کہاں پائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 کیا دل پہ گزر جائے گی خود اپنے مکاں میں اور آہ و فغاں میں
 سنسان جو بیٹوں کی جگہ پائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 ویراں نظر آئے گا مکاں کا ہر اک حجرہ شق ہوگا کلیجہ
 اکبر سے بھینچے کو کہاں پائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 کس طرح سے یہ جائے وطن بیکس و مضطر یہ داغ ہے دل پر
 ماں جائے کی تربت کو کہاں پائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 سب مر گئے کوئی نہ رہا پوچھنے والا یہ لب پہ ہے نالہ
 رسی کے نشاں کس کو یہ دکھلائے گی زینب گھبرائے گی زینب
 اے فخرہ جب اپنے وطن جائے گی خواہر دل ہوئے گا مضطر
 مظلوم برادر کو کہاں پائے گی زینب گھبرائے گی زینب

نوحہ

سیدہ عزت آرا بیگم، عزت اجتہادی

گہوارہ اصغر کیوں ویراں نظر آتا ہے آغوش میں تربت کی ناداں نظر آتا ہے
 شہ نے کہا اصغر سے تم مانگ لو خود پانی اس ننھی سی گردن پر پیکاں نظر آتا ہے

اے تڑجری تیری تقدیر کا کیا کہنا کوثر پہ تو حیدر کا مہماں نظر آتا ہے
 عباس دکھاتے ہیں وہ شانِ علمداری بس نہر پہ وہ شیر یزداں نظر آتا ہے
 عاشور کے دن صغریٰ کہتی ہیں کے اے نانی گھر آج زیادہ کیوں ویراں نظر آتا ہے
 وہ ظلم یزیدی ہے یہ شانِ امامت ہے پڑھتا ہوا نیزہ پر قرآن نظر آتا ہے
 عزت درزہرا کے خادم بھی ملائک تھے
 خیاط کبھی بن کر رضواں نظر آتا ہے

نوحہ

شہ نے اسلام کو بچایا ہے امت جد کو بخشوایا ہے
 میرے ننھے سپاہی کیا کہنا تیر کھا کر جو مسکرایا ہے
 لاش اکبر اٹھا رہے ہیں حسین کیسے پیری میں دل سنبھالا ہے
 بند کیوں شہ پہ کر دیا پانی تم نے تو میہماں بلایا ہے
 جس کی گردن پہ ہے چھری ظالم جھولا جبریل نے جھلایا ہے
 روک لی شہ نے اس گھڑی تلوار جو نبی حق کا پیام آیا ہے
 بعد قتل حسین ہائے غضب قیدی بیمار کو بنایا ہے
 جلد صحت عطا ہو عزت کو
 فیض اس در سے سب نے پایا ہے

نوحہ در حال جناب فاطمہ صغریٰ

سیدہ صغیر بانو، صغیرا جتھادی

یہ بیمار صغرا نے بابا کو لکھا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 بچھڑنے کا تم سے ہے غم دل پہ گہرا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 وطن سے ہوا قافلہ جب سے رخصت، ہوئی روتے روتے مری غیر حالت
 بھرا گھر مرا ہو گیا سونا سونا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 نہ سوچا جیوں گی میں کس کے سہارے، مجھے چھوڑ کر بلا سب سدھارے
 رہے گا یہ گھر بھر سے شکوہ ہمیشہ، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے

مری بیقراری کا شاہد خدا ہے، نمازوں میں میری یہی اک دعا ہے
 ہو واپس مرا خیریت سے گھرانا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 خدا کی ضمانت میں سب کو دیا تھا، کئی بار نادِ علی دم کیا تھا
 مگر کیا ہوا کوئی اب تک نہ آیا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 جگہ میرے عمو کی ہے سونی سونی، شہیہ پیہر کا حجرہ ہے خالی
 ہے تاریک گھر کا مرے گوشہ گوشہ، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 میں نذریں دلاؤں گی روضہ پہ جا کر، چڑھاؤں گی قبر محمدؐ پہ چادر
 ملوں سب سے پردیس ہو میرا جانا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 ہے نانا کے روضہ پہ کیسی اداسی، کوئی اپنے بچہ کو روتی ہے بی بی
 دہلتا ہے دل میرا سن سن کے نالا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے

میں گھٹ گھٹ کے دن رات روتی رہوں گی، غم زندگی سے الجھتی رہوں گی
 اگر دیر کردی نہ پاؤ گے زندہ، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 چراغِ محبت دلوں میں جلیں گے، تمہیں حشر میں باپ بھائی ملیں گے
 خدا کے لئے اب نہ لکھنا یہ صغرا، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے
 صغیرا اب نہیں ہے قلم میں یہ طاقت، جو لکھے مری شاہزادی کی حالت
 عزا دار روتے ہیں سن کر یہ نوحہ، بلا لو مجھے سب کی یاد آرہی ہے

نوحہ بزبان حضرت زینبؑ

برائے انجمن برق حیدری کشمیری محلہ لکھنؤ

تھا وطن میں آ کے یہ زینب کا نالا یاد ہے
 ہائے کس دل سے سنوگی خوں میں ڈوبی داستاں
 ہو گیا گل پنچتن کا آخری رن میں چراغ
 خاندان مصطفیٰ کو قتل پیاسا کر دیا
 ہم نے اٹھارا برس نازوں سے پالا تھا جسے
 مر گئے قاسم، دہن اک شب کی بیوہ ہو گئی
 چھ مہینہ کے ستارے کو چھپا کر خاک میں
 مر گیا بچہ مرا ماں کو یقیں آتا نہیں
 ڈھونڈھنے بچی کو جب شام غریباں میں گئی
 حد ہے ان میں ہو گیا چھ ماہ کا بچہ شہید
 دیکھ آئی ہوں جو رن میں ظلم اعدا یاد ہے
 کیا بتائیں تم کو اے صغریٰ کہ کیا کیا یاد ہے
 زیر خنجر تھا گلوائے ابن زہرا یاد ہے
 سامنے بہتا رہا پانی کا دریا یاد ہے
 مر گیا وہ رن میں میرا شاہزادا یاد ہے
 خون میں ڈوبا ہوا دولہا کا سہرا یاد ہے
 دیر تک سر کو جھکا کر شہ کا رونا یاد ہے
 بس تصور میں اسے جھولا جھلانا یاد ہے
 جو سیہ بالوں کو کھولے تھا اندھیرا یاد ہے
 جو لہو سے سرخ تھا تن پر وہ گرتا یاد ہے

بیٹھنے تک کا ٹھکانا ہو گیا جل کر دھواں وہ بھڑکتی آگ کے شعلوں میں خیمہ یاد ہے
اس اندھیرے قید خانہ میں سکینہ مرگئی جس میں دن کو بھی نہیں دیکھا اجالا یاد ہے
بے ردا شانوں میں رسی، سر پہ خاک کر بلا یوں اسیروں کا بھرے دربار جانا یاد ہے
ایک مدت ہوگئی چھوڑے انہیں دنیا صغیر
آج بھی سب کو سخنور صدر جیسا یاد ہے

نوحہ در حال جناب سکینہ

اسیران غم کا تھا زنداں میں نوحہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے
گئی حوض کوثر پہ پیاسی سکینہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے
ابھی غم بہتر کا بھولی نہیں تھی، ابھی تو اسیر جھاتھی یہ بچی
بنی کمسنی میں اجل کا نشانا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
گلے پر ابھی تک نشان رسن ہے، ستمگر کے دروں سے زخمی بدن ہے
لہو سے ہے ڈوبا ہوا تن پہ کرتا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
بڑے جلد گھبرا کے دنیا یہ چھوڑی، اجل نے مصائب کی زنجیر توڑی
تمہیں راس بیٹی نہ پر دس آیا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
قیامت کی گرمی غضب کا اندھیرا، تڑپتی تھی جلتی زمیں پر سکینہ
بھڑکتا رہا پیاس کا دل میں شعلہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے
کبھی یاد اکبر کبھی یاد اصغر، کبھی ہائے بابا تڑپتی تھی کہہ کر
اجل کے سمندر میں ڈوبا سفید، قضا آگئی قید میں روتے روتے

اگر چھٹ کے جائیں گے قید محن سے، تو روداد اصغر کہیں گے بہن سے
مگر ہائے قسمت وہ لمحہ نہ آیا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
کبھی پوچھتی تھی وہ اپنی پھوپھی سے کہ جائیں گے کب تک یہاں سے مدینہ
تھا ارمان ننھے سے دل میں وطن کا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
عجب کشمکش میں ہے مجبور بھائی، کرے دن کیسے بندھی ہے کلانی
اٹھائے وہ کیوں کر بہن کا جنازا، قضا آگئی قید میں روتے روتے
کوئی اتنا کہہ دے ستمگر سے جا کر، جو چھینی تھی بھوادے زینب کی چادر
کفن دے دوں ہے بے کفن کب سے لاشہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے
تہ خاک چھوٹی سی میت چھپا کر، حرم کھار ہے تھے پچھاڑیں زمیں پر
تھا ورد زباں الوداع اے سکینہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے
اسیروں کے سن سن کے پردردنا لے، صغیر ہل گئے دشمنوں کے کلیجے
تھا طوفان کی کروٹوں میں زمانہ، قضا آگئی قید میں روتے روتے

نوحہ

برائے انجمن عزائے حسین قدیم شیش محل لکھنؤ

یہ مقتل میں تھے بنت زہرا کے نالے خدا یہ مصیبت کسی پر نہ ڈالے
زمانے میں بس ہے پسر فاطمہ کا جو امت کی کشتی کو رن میں بچالے
کہا ماں نے اصغر کو جب لے چلے شہ مرا لال ہے اب خدا کے حوالے
جوانی نہ کیوں اس کے لاشہ پہ رودے جو کردے کلیجہ سناں کے حوالے
اے حوجری جا کے نزدیک شہ کے ابھی وقت ہے اپنی قسمت بنالے

جدا ہو کے مادر سے آئے ہیں اصغرؑ
 لب نہر ہائے کٹھیں جس کے شانے
 لحد کیوں نہ اپنے گلے سے لگالے
 وہ مشک و علم کس طرح سے سنبھالے
 نہیں زور اب دست سرورؑ میں باقی
 کوئی قلب اکبرؑ سے برچھی نکالے
 زمانہ اسی کو تو کہتا ہے اصغرؑ
 جو تیر قضا ہنس کے گردن پہ کھالے
 صغیرؑ ایک محشر تھا خیمہ کے اندر
 کئے ماں نے جب لاش اکبرؑ پہ نالے

نوحہ بسلسلہ دہم و یازدہم، و دواز دہم^۲ محرم

برائے انجمن عزائے حسینؑ قدیم، شیش محل لکھنؤ

ہے بعد شہ دین قیامت کا منظر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 چلے آؤ بابا ہے زینبؑ کھلے سر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 صدا المدد المدد یا نبیؑ ہے، صدا المدد یاعلیؑ یا علیؑ ہے
 یہ سوئے نجف ہے بپا ایک محشر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 نہ خوف خدا دل میں ظالم کے آیا، چراغ امامت کورن میں بجھایا
 ہوا قتل پیاسا ہمارا برادر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 ہوا روز عاشور خالی بھرا گھر، گئے حوض کوثر پہ پیاسے بہتر
 پلایا تو ہوگا انہیں جام کوثر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 خدا جانتا ہے گھروں کے بھی اندر، نہ اتری تھی سر سے کبھی جن کے چادر
 وہی بیٹیاں ہیں تمہاری کھلے سر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے

شبیبہ پیمبرؑ کے سینے سے برچھی، مرے بھائی نے یاعلیؑ کہہ کے کھینچی
 وہ رونے لگا جس نے دیکھا یہ منظر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 بڑے پیار سے جس کو جھولا جھلایا، بنا وہ بھی تیر قضا کا نشانہ
 نہ جھولا رہا اور نہ جھولے میں اصغرؑ، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 شہیدوں کے سراب ہیں نوک سناں پر، ہے زنجیر میں میرا بیمار دلبر
 چلا قافلہ شام مقتل سے لٹ کر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 کسی کا ہے شانہ کسی کی کلائی، بندھی ہے سکینہ کی گردن میں سی
 لگاتے ہیں عابد کے درے سنگر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 ہے کرب و بلا کی زمیں زلزلوں میں، فلک خوں کے آنسو بہاتا ہے رن میں
 ہوا میں صدا دے رہی ہیں تڑپ کر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے
 صغیرؑ ایک مدت سے ہے یہ تمنا، بلائیں مجھے اپنے روضہ پہ مولا
 زیارت کریں کربلا ہم بھی جا کر، گھرانا نبیؑ کا اسیر جفا ہے

نوحہ بسلسلہ شام غریباں

کہتی تھیں ثانی زہراؑ مجھے آواز تو دو
 ہو کہاں رن میں سکینہؑ مجھے آواز تو دو
 ہو کا عالم، یہ اداسی، یہ بھیانک صحرا
 ڈر نہ جاؤ کہیں تنہا مجھے آواز تو دو
 کب سے کرتی ہوں تمہیں شام غریباں میں تلاش
 ہے قیامت کا اندھیرا مجھے آواز تو دو
 دیکھ لو جل کے دھواں ہو گئے سارے خیمے
 نہ رہا کوئی ٹھکانا مجھے آواز تو دو
 بعد شبیرؑ لگائے تھے جسے سینہ سے
 وہ لعین لے گئے جھولا مجھے آواز تو دو

تاثير عزا

جس طرف جاؤ گی بیٹی نہ سکوں پاؤ گی
ٹھوکریں کھاتی ہوں، گرتی ہوں، کبھی اٹھتی ہوں
وقت نے کر دیا جنگل میں تمہیں لا کے یتیم
پانی پانی کا تقاضہ تھا بڑا عمو سے
چھپ گئے خاک میں سب گھر کے مرے شمس و قمر
غش کہاں آ گیا بیٹی تمہیں روتے روتے
شب گذرنے کو ہے، ہو جائیں گے ہم صبح اسیر

شاہزادی کے مصائب کو کرو ختم صغیر
بل گیا سن کے کلیجہ مجھے آواز تو دو

سلام

سیدہ راضیہ بیگم، ثروت اجتہادی (کراچی)

ظلم کا سر پہ ہے سایا مجھے آواز تو دو
اب تو دشوار ہے چلنا مجھے آواز تو دو
زخم یہ دل پہ ہے گہرا مجھے آواز تو دو
کیا گئی ہو لب دریا مجھے آواز تو دو
ہے نگاہوں میں اندھیرا مجھے آواز تو دو
سن کے چونکو مرا نالہ مجھے آواز تو دو
ہے ابھی قید میں جانا مجھے آواز تو دو

بجھے نہ ظلم کی آندھی سے مصطفیٰ کے چراغ
کٹا کے سر کو شہہ دیں نے دشت غربت میں
بتایا فرق زمانے کو حق و باطل کا
بنا کے ننھی سی تربت یہ شاہہ دیں نے کہا
نثار، حضرت عباسؑ کی شجاعت پر
وہ آئی شامِ غریباں وہ تیرگی چھائی
دکھا کے شاہہ نے زینبؑ کو لاش کے ٹکڑے

جہاں کو روشنی دیتے رہے خدا کے چراغ
جلائے دہر میں پھر دین مصطفیٰ کے چراغ
جلا کے کرب و بلا میں رہ رضا کے چراغ
زمیں سپرد ہیں تیرے یہ مرتضیٰ کے چراغ
کٹا کے ہاتھ جلانے رہ وفا کے چراغ
جلی فتاتوں میں روشن ہوئے دعا کے چراغ
کہا یہ قاسمؑ نوشہ ہیں مجتبیٰ کے چراغ

تاثير عزا

بجھا کے گھر کے چراغوں کو راہِ خالق میں
جلانے سبط محمدؑ نے کربلا کے چراغ
بہت اندھیرا ہے ثروت یہ شاہہ دیں سے کہو
ہماری قبر میں روشن کریں وہ آ کے چراغ

نوحہ

رن میں جب بہر و غا اکبرؑ دلگیر چلے
اس طرف رن میں گرے گھوڑے سے عباسؑ جری
آئی بن من کی صدا رن سے شہہ والا کی
جب کہ باقی نہ رہا کوئی بھی نصرت کے لئے
آئے رخصت کے لئے شاہہ تو زینبؑ نے کہا
آئے میدان میں جس وقت شہہ کرب و بلا
جب گرے گھوڑے سے مقتل میں شہنشاہِ زمن
آج کفار نے پھر کرب و بلا کو گھیرا
آئیے آپ مدد کے لئے مولا جلدی
اپنے اجداد کے روضوں کی حفاظت کیجیے

ٹھوکریں کھاتے ہوئے حضرت شبیرؑ چلے
ادھر ہاتھوں سے کمر تھام کے شبیرؑ چلے
جھولے کو چھوڑ کے پھر اصغرؑ بے شیر چلے
تیر کھانے کے لئے اصغرؑ بے شیر چلے
چھوڑ کر کس کے سہارے ہمیں شبیرؑ چلے
لشکرِ ظلم لئے نیزہ و شمشیر چلے
شور تھا حلق پہ اب شاہہ کے شمشیر چلے
وارث کرب و بلا آپ کی شمشیر چلے
ظالموں کی نہ یہاں کوئی بھی تدبیر چلے
یہ نہیں وقت کہ اب کوئی بھی تاخیر چلے

میرے مولا یہی ثروت کی دعا ہے ہر دم
ساتھ لے کر مجھے کوئی در شبیرؑ چلے

سلام

سیدہ مرضیہ شمس زائرہ تقویٰ اجتہادی

قسمت سے جس کو شاہ کا روضہ دکھائی دے
جو آگیا ضریح شہ کربلا کے پاس
پانی پلاؤ سب کو یہ حکم امام ہے
اس باوفا کے صبر و تحمل کی کیا مثال
تشنہ دہن صغیر کو شہ رن میں لائے ہیں
ماں کس طرح بھلا سکے اس نونہال کو
ہوں گرد جس کے صبح کو انصار و اقربا
فرق شہید کرب و بلا راہ شام میں
قیدی بنایا بیبیوں کو بعد قتل شاہ

قرب ضریح، دل کو سکوں زائرہ ملا

اے کاش خواب میں مرا مولا دکھائی دے

سلام

آگیا اس سر زمیں پر بادشاہ کربلا
جس کو چاہا تھا مٹانا خلد کا نقشہ ہے وہ
ہم کسی ظالم کے آگے سر جھکا سکتے نہیں
حق پہ آنچ آئے تو باطل کی کلائی موڑ دو
ڈھونڈتی تھی اپنے آقا کو نگاہ کربلا
دیکھ لے دنیا اب آکر عرو جاہ کربلا
دیتی ہے پیغام ہم کو درس گاہ کربلا
یہ سبق دیتی ہے ہم کو درس گاہ کربلا

پھر اگر قسمت سے جانا ہو در شہیر تک
ساری دنیا کے دلوں پر ہے حکومت آپ کی
السلام اے جاں نثاران حسین ابن علیؑ
جلتی ریتی پر پڑے ہیں فاطمہ کے لختِ دل
راہ حق میں آخری ہدیہ ہے یہ شہیر کا
سید سجاد پر کیا کیا ہوئے ظلم و ستم
دل کی حسرت ہے کہ پھر جاؤں سوئے کرب و بلا
چومتی آنکھوں سے جاؤں شاہراہ کربلا
تاجدار کربلا اے بادشاہ کربلا
مدح کیا تیری کریں ہم اے سپاہ کربلا
کوئی سورج کوئی تارا کوئی ماہ کربلا
رن میں اک پیشیر کو لائے ہیں شاہ کربلا
شام ہو یا راہ کوفہ ہو کہ راہ کربلا
دیکھوں پھر اک بار جا کر بارگاہ کربلا

زائرہ کے کیجئے آنسو مرے مولا قبول

اک نگاہ لطف ہو مجھ پر بھی شاہ کربلا

نوحہ در حال حضرت علی اصغرؑ

ایک ماں کی یہ رن میں صدا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
چاند میرا کہاں چھپ گیا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
چھٹ کے ماں سے قرار آیا کیوں کراے مرے لعل اے میرے دلبر
حال مادر کا دیکھو تو کیا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
ڈھونڈھنے تجھ کو کس سمت جاؤں اپنے سینے سے کیسے لگاؤں
سنتی ہوں تیرا زنجی گلا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
رن سے آکر نہ صورت دکھائی کتنی جلدی اجل تجھ کو آئی
جان مادر کہاں تو گیا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے

اپنے بچے کو دل سے لگاؤں گود میں لے کے تجھ کو سلاؤں
تیرا جھولا بھی خالی پڑا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
ماں کو آواز دو تم کہاں ہو مجھ کو جلدی بلا لو جہاں ہو
کیا مرا لال مجھ سے خفا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
میرے بے شیر اے میرے اصغر عمر بھر تجھ کو روئے گی مادر
چشم گریاں سے خوں بہہ رہا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
کس طرح اس کو مادر بلائے میرا بچہ کہیں ڈر نہ جائے
کتنا پُر ہول دشتِ بلا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
سب اسیروں پہ ظلم و ستم ہے چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ غم ہے
کربلا سے چلا قافلہ ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
دل پہ غم تھا جو اس مہ جبین کا تھا یہ نالہ رباب حزیں کا
حفظ خالق میں تجھ کو دیا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے
زارہ دل ہلاتے ہیں نالے کون مادر کو آکر سنبھالے
قیدیوں میں قیامت بپا ہے میرا ننھا مسافر کہاں ہے

سلام

سیدہ بدر النساء بدرا اجتہادی

کربلا کی یاد دنیا کو دلانے کے لئے
خواب غفلت سے مسلمان کو جگانے کے لئے
اشقیا آنے لگے خیمے جلانے کے لئے
بچھ گئی ماتم کی صف آنسو بہانے کے لئے
کربلا شبیر آئے گھر لٹانے کے لئے
بی بیوں جائیں کہاں اب سر چھپانے کے لئے

اپنا سردے کر دیا تھا جو سبق شبیر نے
ہر ستارہ یاد میں ان کی جلاتا ہے چراغ
ہو شجاعت یا عبادت یا سخاوت یا جمال
کہہ رہا ہے آج بھی مشکب سکینہ سے علم
جس کے در پہ جھک گئی ہے آج عالم کی جبین
سامنے اصغر ہیں ماں کو ہے تصور موت کا
کھنچ گئی تصویر ہر دل پر علی اصغر تری
قبر نے آغوش میں جب لے لیا بانو کا چاند
کیا اسی دن کے لئے پایا تھا اکبر نے شباب
جب نہ سنبھلی لاش اکبر حضرت شبیر سے
سو گیا میداں کی جلتی خاک پر لیلیٰ کا چاند
بعد اصغر روتے ہیں لاش سکینہ پر حرم
روٹھ کر ماں سے چلے آئے ہو اصغر گھر چلو

فضل سے پائی زباں اور رنگِ ذخیر سے لیا

بدر نے اہل عزا نوحہ سنانے کے لئے

نوحہ

اٹھارہ برس گود میں اکبر کو جو پالے
اکبر کے جو پاس آئے چمکتے ہوئے بھالے
افسوس کہ سجاد کو چلنے نہیں دیتے
کس طرح ضعیفی میں وہ میت کو اٹھالے
ماں آگئی ڈیوڑھی پہ کلیجے کو سنبھالے
چبھتے ہوئے کانٹوں سے الجھتے ہوئے چھالے

تائیر عزا

(۶۵)

یارب نہ کہیں دیکھ لیں ظالم کی نگاہیں
انگڑائیاں بیٹے کی ہیں اور باپ کی گودی
لیلا کے وہ اشک اور وہ خاموش فضا میں
عاشور کی شب کہتی ہے باٹو سے یہ قسمت
خیمہ کے قریں کہتے ہیں شہ لاش کو رکھ کر
اب ہاتھ بھی باقی نہیں وہ آتا ہے ناوک
لیلا کی نگاہیں علی اکبر کی جوانی
وہ باپ کا دل اور وہ اکھڑی ہوئی سانسیں

اے بدر سمجھتے ہیں تخیل کی بلندی

ذات کی زباں نوے میں پہچاننے والے

سلام

زمین کر بلا جب سے بسی ہے
سواری رن کو اصغر کی چلی ہے
تمنا انبیا کرتے تھے جس کی
اذاں دی تھی علی اکبر نے ایسی
لٹا کر اپنا گھر شیر تم نے
ہوئی اس روز امت کی شفاعت
زمانے بھر کے دل کھنچتے ہیں اصغر
نبی کو دیکھ کر اکبر کو دیکھو

حقیقت کا وہی مرکز رہی ہے
نیا ہے راستہ، منزل نئی ہے
وہی منزل تو حر کو مل گئی ہے
فضاؤں میں جو اب تک گونجتی ہے
زمانے کو نئی تعلیم دی ہے
ردائے فاطمہ جس دن لٹی ہے
ہنسی میں تیری کتنی دل کشی ہے
وہی انداز ہیں، صورت وہی ہے

تائیر عزا

(۶۶)

دیا سر شہ نے گر راہ خدا میں
عبا کے سائے میں معصوم اصغر
اٹھا کیوں باپ دل ہاتھوں سے تھامے
ہواؤ! کہہ دو یہ صغرا سے جا کر
شباب اکبر کا اور لیلی کے آنسو
بتاتا جاتا ہے ہر پینگ اصغر
وہیں پر دفن ہیں بانو کے ارماں
زبان بدر پر ہو فضل مولا!

انہیں کے دم سے اس کی شاعری ہے

نوحہ

شیر! بہا کر خوں اپنا امت کو بچانا پڑتا ہے
منجدھار سے کشتی کو لاکر ساحل سے لگانا پڑتا ہے
اکبر سے جواں کے لاشے کو سینے سے لگانا پڑتا ہے
جو بار کسی سے اٹھ نہ سکا وہ شہ کو اٹھانا پڑتا ہے
پھر کرب و بلا کے بعد کبھی بنتی نہ جہاں میں کرب و بلا
تعمیر میں ایسی بستی کی گھر بار لٹانا پڑتا ہے
یہ خون کی سرخی جس کو شفق کہتا ہے زمانہ کیا شے ہے
وہ کون تھا جس کا دنیا کو یوں سوگ منانا پڑتا ہے

اے بدرِ عقیدت میں اپنی کچھ اور کشش آجانے دو
جب دل کی تڑپ بڑھ جاتی ہے مولا کو بلانا پڑتا ہے

کیا لیگا یزید اب دنیا میں شبیرؑ تو سب کچھ پا ہی گئے
مشکل سے یہ منزل ملتی ہے راہوں کو بنانا پڑتا ہے
کس طرح نہ مانے یہ دنیا شبیرؑ کے قدموں کی عظمت
سرخاکِ شفا کے ذروں پر سجدے میں جھکانا پڑتا ہے

نوحہ

سیدہ محمودہ بیگم محمودہ اجتہادی

شام زنداں میں زینب کا جانا اپنے بالوں سے منہ کا چھپانا
گھر میں کیوں کر رہوں میں اکیلی رو کے زینبؑ کا بھائی سے کہنا
میں نے آنکھوں سے قاتل کو دیکھا صبر سے بھائی کا سر کٹانا
بولیں پیاری سکینہؑ سے زینبؑ اب نہ بابا کے لاشے پہ جانا
جب چلے بابا مرنے کو بولیں لوٹ کر جلد میاں سے آنا
قصد بابا کہاں کا کیا ہے کیا نہ واپس چلیں گے مدینہ
قید میں جارہی ہوں کھلے سر ظلم اعدا سے مجھ کو بچانا
کوئی میرے چچا سے یہ کہہ دے نہیں پانی کی مجھ کو تمنا
آپ آجائیں دریا سے واپس مجھ کو آکر گلے سے لگانا
آل احمدؑ پہ کیا یہ ستم ہے رستیوں میں ہے جکڑا گھرانا
شہؑ سے محمودہؑ کی یہ دعا ہے
جلد روضے پہ اپنے بلانا

اُس وقت جوابِ عرش بریں بنتی ہے زمیں کرب و بلا
جب آنکھوں کے تاروں کو مولا ریتی میں چھپانا پڑتا ہے
شبیرؑ بلندی دیتے ہیں اس طرح سے دین و ایماں کو
نیزے کی بلندی پر جا کر قرآن سنانا پڑتا ہے
عباسؑ کے بعد اس دنیا میں ستقائی کا کوئی نام نہ لے
مشکیزہ بچانے کی خاطر ہاتھوں کو کٹانا پڑتا ہے
اسلام تری نصرت کے لئے جب کوئی جواں باقی نہ رہا
نہنے سے سپاہی کو آخر میدان میں آنا پڑتا ہے
بانو کی امیدیں گھٹی ہیں اُمت کی کشش جب بڑھتی ہے
اک پھول سے نازک بچے کو تربت میں سلانا پڑتا ہے
بابا کی عبا کے سائے میں یوں پیاس کا شکوہ ہوتا ہے
ننھی سی زباں کو اے اصغرؑ ہونٹوں پہ پھرانا پڑتا ہے
ہے داغ جواں اور پیری ہے لاشے کو سنبھالیں شہ کیوں کر
دم بھر جو کہیں رکھ دیتے ہیں سوبار اٹھانا پڑتا ہے
زینب کے فرائض ہوتے ہیں اور رخصتِ آخر کا منظر
بھائی کو سہارا دیتی ہیں گھوڑے پہ بٹھانا پڑتا ہے

نوحہ در حال حضرت علی اصغرؑ

سیدہ شرف جہاں بیگم شرف اجتہادی

اصغر جدائی میرے جگر کو جلاتی ہے بانو کو یاد ہر گھری تیری ستاتی ہے
 بانو تڑپ رہی ہے کہاں تو ہے میرا لال آجا ہمک کے دیر سے مادر بلاتی ہے
 کس طرح دیکھوں خوں بھرے گرتے کو تیرے لال تقدیر میری کیسا یہ منظر دکھاتی ہے
 فرقت میں تیری حال یہ بانو کا اب ہوا رو رو کے خالی ماں تری، جھولا جھولاتی ہے
 ششماہہ تیر کھا کے ہوا راہی عدم خیمہ کے در پہ ماں کھڑی آنسو بہاتی ہے
 آجا کہ زخم دیکھوں گلے کا، یہ ماں نثار یہ کہہ کے بانو اپنے پسر کو بلاتی ہے
 ہجر پسر میں حال یہ بانو کا ہے شرف
 ہر دم گلے سے ننھا سا گرتا لگاتی ہے

نوحہ

کوئی پیشیر کو رن سے بلا دے تڑپتی ماں ہے سینے سے لگا دے
 نہیں اصغر سکوں ہے ماں کے دل کو ذرا اک بار پھر صورت دکھا دے
 عدو اب آرہے ہیں لوٹنے کو کوئی پیار کو جا کر جگا دے
 اٹھانے جاتے ہیں اکبر کا لاشہ پدر کو ضبط کی طاقت خدا دے
 قرار آجائے پھر مادر کو اصغر آگر تو چاند سی صورت دکھا دے
 ارے پیاسا تڑپتا ہے یہ بچہ کوئی بے شیر کو پانی پلا دے

کہے حق بات مثل بنت زہرا

شرف کو اس قدر ہمت خدا دے

نوحہ بسلسلہ وہم محرم و چہلم

سعیدہ بیگم رضوی سعیدہ، حمیدہ بیگم رضوی حمیدہ، ملکہ بیگم رضوی ملکہ

مومنو! کرلو بکا ختم ہے فصل عزا جاتے ہیں شہ کربلا ختم ہے فصل عزا
 ہوتے ہیں رخصت حسین آتا نہیں دل کوچین کرتے ہیں شیعہ بکا ختم ہے فصل عزا
 روئے نہ جی کھول کر ہم شہ مظلوم پر دل پہ یہ صدمہ رہا ختم ہے فصل عزا
 حق نہ ادا آپ کا ہم سے ہوا اے شہا دل کو قلق ہے بڑا ختم ہے فصل عزا
 شیعوں کو غم ہے سوا، اے شہ کرب و بلا ہوتے ہیں تم سے جدا ختم ہے فصل عزا
 کیوں نہ ہو دل بیقرار اے شہ عالی وقار آپ چلے کربلا ختم ہے فصل عزا
 کیوں نہ بڑھے دل کا غم کیوں نہ ہو رنج و الم اٹھتا ہے اب تعز یہ ختم ہے فصل عزا

پیٹو سراہل عزا ہوتے ہیں رخصت شہا

گھر ہوا سنساں مرا ختم ہے فصل عزا

نوحہ حضرت امام زین العابدینؑ

سیدہ سعیدہ بیگم رضوی سعیدہ اجتہادی

پھر چھائی ہوئی ہے غم کی گھٹا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

آنسو ہیں رواں ماتم ہے پپا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

ہیں گریہ کنائں گردوں پہ ملک، ہلتی ہے زمیں لرزاں ہیں فلک

ہر سمت ہے شور آہ و بکا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

چھایا ہے اندھیرا عالم میں، سر کھولے ہیں زہراً ماتم میں

روتے ہیں لحد میں شیر خدا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

کیا کیا نہ اٹھائے رنج و الم، تا عمر سب اعدا کے ستم

ہر غم میں رہے پابندِ رضا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

رونا بھی گراں تھا اعدا کو، دیتے تھے اذیت مولا کو

آخر کو پلایا زہر دغا سجاد، حزیں کی رحلت ہے

احباب و اعزّا روتے ہیں، جاں فرط الم سے کھوتے ہیں

ہے اہل حرم میں حشر بپا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

بیکس کا جنازہ اٹھتا ہے، اک شور قیامت برپا ہے

سر پیٹ رہے ہیں اہل عزا، سجاد حزیں کی رحلت ہے

نوحہ در حال امیر المومنینؑ

سیدہ حمیدہ بیگم رضوی حمیدہ اجتہادی

شبِ ضربت یہ حیدر نے سنایا زینبؑ اے زینبؑ سحر کو آج ٹوٹے گا ستارا زینبؑ اے زینبؑ

بے گاہ خونِ ناحق آج محرابِ عبادت میں مراسم ہوگا سجدے میں دوپارا زینبؑ اے زینبؑ

نمازِ آخری جا کر پڑھا دوں روزہ داروں کو نہ پھر جاؤں گا مسجد میں دوبارا زینبؑ اے زینبؑ

بنِ ماجم نے ضربتِ زہر کے اندر بھجائی ہے کرے گاشق اسی سے سر ہمارا زینبؑ اے زینبؑ

زمیں روئے گی مجھ کو آسماں سے خونِ بر سے گا فرشتے بھی کریں گے غم ہمارا زینبؑ اے زینبؑ

گلگ جاو اب، گھر سے نہیں دنیا سے جاتے ہیں خدا ہے حافظ و ناصر تمہارا زینبؑ اے زینبؑ

امیر المومنینؑ مشکل کشا ہیں عرض کر دیجے

روا ہر ایک مطلب ہو ہمارا زینبؑ اے زینبؑ

نوحہ در حال امیر المومنینؑ

مسجد کوفہ میں ہے یہ دھوم واویلا

زخمی ہوئے حیدرِ مظلوم واویلا

حشر بپا ہے جن ملک میں سارے نمازی ہیں مغموم واویلا

پیٹ کے سر جبریل پکارے کیسا لگا یہ وار

ہو گئے زخمی شیر الہی سر پہ لگی تلوار

پہونچی جو نہی گھر میں یہ صدا واویلا

بھائی سے زینبؑ نے یہ کہا واویلا

ہو گئے زخمی بابا ہمارے ہوتا ہے یہ مجھ کو معلوم واویلا

سجدہٴ حق میں تیغ لگائی کچھ نہ ڈرا ملعون

ہو گیا فرق پاک دوپارا بہتا ہے سر سے خون

زہر میں تھی تلوار بھجھی واویلا

چھارہ ہی ہے رخ پر زردی واویلا

خاک اڑاتے پیرو جواں ہیں روتے ہیں زہر کے معصوم واویلا

بیٹو محبوب حیدرِ صفرِ خوں میں نہائے ہائے

زخمی پدر کو بیٹے اٹھا کر گھر میں لے کر آئے

زینبؑ نے بھائی سے کہا واویلا
کیسے بچیں گے اب بابا واویلا

گھر میں بپا ہے شور قیامت روتی ہیں ام کلثومؑ واویلا
زہر ستم سے حیدر صفر ہو گئے یوں بے ہوش
وقت سحر کو شمع امامت ہائے ہوئی خاموش
ہل گئے کوفہ کے دروہام واویلا
گھر میں بپا ہے اک کھرام واویلا
روتی ہیں زینبؑ خاک اڑا کر بیٹتی ہیں ام کلثومؑ واویلا

نوحہ در حال امیر المومنینؑ

سیدہ ملکہ بیگم رضوی ملکہ اجتہادی

ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
قتل سجدے میں شیر خدا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
کیوں سحر سے اداسی ہے چھائی ہوئی
کس کا ہر گھر میں ماتم بپا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
اک ہوا نے چرانوں کو گل کر دیا
جس سے تاریک ارض و سما ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا

آسماں سے صدا دی یہ جبریل نے
ہائے زخمی سر مرتضیٰؑ ہو گیا

ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
رو کے کلثوم بھائی سے کہنے لگیں
جا کے مسجد میں بابا کو کیا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
کہہ رہے ہیں نمازی یہ سر پیٹ کر
ہم سے مولا ہمارا جدا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
جب علیؑ کا جنازہ نجف کو چلا
سارے کوفہ میں محشر بپا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا
کون رانڈوں ، یتیموں کی لے گا خبر
دفن مرقد میں مشکل کشا ہو گیا
ہائے کیا ہو گیا ہائے کیا ہو گیا

نوحہ در حال جناب سکینہؑ

تھے یہی رانڈوں کے سخن ہائے ہائے دختر سلطان زمن ہائے ہائے
کوہ الم گر پڑا بیمار پر مرگئی زنداں میں بہن ہائے ہائے

غسل کو پانی ہے نہ تابوت ہے اور نہ میسر ہے کفن ہائے ہائے
جس سے تھا معصوم کا زخمی گلا کھل گئی وہ آج رسن ہائے ہائے
چھوڑ کے مادر کو سدھاریں جناں تھے یہی بانو کے سخن ہائے ہائے
کیسے ترے دفن کا سماں کروں دور ہے زنداں سے وطن ہائے ہائے
قبر میں آہستہ لٹانا اسے دڑوں سے زخمی ہے بدن ہائے ہائے
جب ترے مرنے کی خبر پائے گی روئے گی پیار بہن ہائے ہائے

نوحہ

سیدہ انور النساء صاحبہ وحیدہ اجتہادی

خونِ دل بن کر سب آنسو بہہ گئے دشت میں شبیرِ تنہا رہ گئے
حرمہ کے تیر نے چھیدا گلا پیاس میں اصغرؑ تڑپتے رہ گئے
سر جھکائے چپ ہیں عباسؑ جری نہر پہ ارمان سارے بہہ گئے
کہتے کیا عابدؑ، تھے زنداں میں اسیر ٹوٹے دل پر جو ستم تھے، سہہ گئے
ظلم کی برچھی کلیجہ پر پڑی خاک پر اکبرؑ تڑپ کر رہ گئے
گھر لٹا، خیمہ جلا، پردہ گیا ظلم تھے وہ کون سے جو رہ گئے
رازِ دل کہتے تو کس سے نزاع میں کچھ اشارے کر کے اصغرؑ رہ گئے
یاد کر لینا ہماری پیاس کو اے وحیدہ شاہِ دیں یہ کہہ گئے

نوحہ در حال جناب سکینہؑ

محترمہ رئیس بانور رئیس اجتہادی

ربابؑ کہتی تھیں رو کر سکینہؑ ساتھ چلو مدینہ جاتی ہے مادر سکینہؑ ساتھ چلو
رہائی قید ستم سے ملی جو مادر کو لحد پہ گر گئی کہہ کر سکینہؑ ساتھ چلو
اکیلا چھوڑ کے جاؤں میں تم کو کس دل سے جگر پہ چلتے ہیں خنجر سکینہؑ ساتھ چلو
پرندے جاتے تھے جب گھر تو پوچھا کرتی تھیں ہم اماں جائیں گے کب گھر سکینہؑ ساتھ چلو
ہماری گود بھی اجڑی سہاگ بھی اجڑا سہارا دو تمہیں اٹھ کر سکینہؑ ساتھ چلو
رہائی کی تو تمنا تھی تم کو مدت سے اکیلی جاؤں میں کیوں کر سکینہؑ ساتھ چلو
اٹھو اے لاڈلی پہلے چلیں گے کرب و بلا وہیں تو سوتا ہے اصغرؑ سکینہؑ ساتھ چلو
تڑپتی رہتی تھیں بجرِ پدر میں شام و سحر یہ کہنا باپ سے چل کر سکینہؑ ساتھ چلو
نہ روشنی ہے لحد پر نہ شہ کا سینہ ہے یہاں ہے خاک کا بستر سکینہؑ ساتھ چلو
دکھانا نیل طمانچوں کے اور جلا گرتا چچا کو نہر پہ جا کر سکینہؑ ساتھ چلو
سکینہؑ اٹھو ردا میں بھی مل گئیں ہیں ہمیں تم اپنی اوٹھ کے چادر سکینہؑ ساتھ چلو
وطن میں پوچھے گی صغریٰؑ جو تم کو اے بیٹی بتائیں کیا اسے جا کر سکینہؑ ساتھ چلو

رئیس حشر کا منظر تھا قید خانہ میں

اسیر کہتے تھے رو کر سکینہؑ ساتھ چلو

نوحہ در حال حضرت زینبؑ

سیدہ ناصرہ نقوی اجتہادی صاحبہ

بن گئی حق کی تو صدا زینبؑ
بھائی بھی اور بھتیجے، بیٹے بھی
فکر بس یہ قبول ہوں فدیے
وقت وہ آگیا حسینؑ چلے
بعد شبیرؑ زلزلے آئے
لاشہ پامال ہو رہا تھا ادھر
بعد سرورؑ سنبھالی کشتی دیں
یا علیؑ آئیے نجف سے یہاں
طوق و زنجیر میں بھتیجا تھا
خطبے دے دے کے شام و کوفہ میں
نوک نیزہ پہ وہ حسینؑ کا سر
قید کی سختیاں اٹھا کر بھی
ظلم سہ کر بھی پورا کر ہی دیا

ہاتھ پھیلا کے جب بھی جو چاہا

آپ کے در سے پالیا زینبؑ

نوحہ در حال حضرت زینبؑ

سیدہ اختر بانو باآجتہادی

بھائی کی کبھی رن میں مددگار ہیں زینبؑ
ہیں صبر کا زنداں میں اٹھائے ہوئے پرچم
جو بھائی کے ہمراہ مدینہ سے چلا تھا
خطبہ نے ہلا ڈالے ہیں کوفہ کے در و بام
عابدؑ کو سنبھالا کبھی بچوں کی خبر لی
نانا کی طرح نور کے جلوے ہیں نمایاں
شائد کہ نہیں ضعف میں اب کوئی سہارا
کونین سمٹ آئے ہیں ہر سجدہ میں ان کے

بانو نے کہا روضہ اقدس سے لپٹ کر

ہر حال میں اب میری مددگار ہیں زینبؑ

نوحہ در حال حضرت علی اصغرؑ

زرین ظہیر زریں صاحبہ

صدا یہ دیتی ہے مادر بہت اندھیرا ہے
ہمارے بن تو تمہیں نیند بھی نہ آتی تھی
چلے بھی آؤ اب اصغرؑ بہت اندھیرا ہے
لہر میں سو گئے کیونکر بہت اندھیرا ہے

نوحہ در حال حضرت امام حسینؑ

سیدہ شہنا نقوی اجتہادی

زیر خنجر شمر کے اب رن میں آتے ہیں حسینؑ
 کلمہ توحید دنیا کو سناتے ہیں حسینؑ
 جب اکیلے اٹھ سکا نہ لاشہ کڑیل جواں
 لاش اکبر کی کلیجے سے لگاتے ہیں حسینؑ
 بھائی کی میت سنبھالو کہہ رہے تھے شاہ دیں
 چھوٹے بچوں کو اشارے سے بلاتے ہیں حسینؑ
 خون سے بے شیر کے رنگیں گرتا ہو گیا
 لے کے چلو میں لہو منہ پر لگاتے ہیں حسینؑ
 لے گئے پانی پلانے پڑ گیا گردن پہ تیر
 لاش اصغر کی درخیمہ پہ لاتے ہیں حسینؑ
 دھیمی دھیمی سی صدا تھی قاسمؑ ناشاد کی
 تیز قدموں سے قریں لاشے کے جاتے ہیں حسینؑ
 بولیں فروہ کس طرف مسند بچھاؤں بی بیو!
 قاسمؑ نوشاہ کے لاشے کو لاتے ہیں حسینؑ
 لاش لانا حضرت عباسؑ کی ممکن نہ تھا
 مشک خالی، پرچم عباسؑ، لاتے ہیں حسینؑ
 ہمتیں عونؑ و محمدؑ کی جو دیکھیں شاہ نے
 سچ کے خود دونوں کو گھوڑوں پر بٹھاتے ہیں حسینؑ

نوحہ، شہنا ورثہ ذخیرہ سے پایا ہے مگر

مجھ کو نونے میں مصائب خود بتاتے ہیں حسینؑ

نوحہ در حال جناب سکینہؑ

جبیں فاطمہ ناصرہ اجتہادی

زنداں میں تلاطم ہے سکینہؑ نے قضا کی
 سب رو کے یہ کہتے ہیں کہ فریاد خدا کی
 ماں غم زدہ کہتی ہے کہ کیا ہو گیا لوگو
 گودی میں سر شاہ جو آیا تو قضا کی

پا ہے شامِ غربیاں جلی قناتوں پر
 نہ کوئی پوچھنے والا ہے اس بیاباں میں
 تمہارے بعد نہ پوچھو کہ کیا ہوا بیٹا
 خیام جل چکے اب کچھ نہیں رہا باقی
 سکینہؑ ظلمتِ شب میں پکارتی ہے تمہیں
 جھا چراغِ پیمبرؑ بہت اندھیرا ہے
 ہے خاک گرم پہ بستر بہت اندھیرا ہے
 جواب دو علی اصغرؑ بہت اندھیرا ہے

کہا ربابؑ نے زریں لحد سے اصغرؑ کی

بس اب چلو کہ یہاں پر بہت اندھیرا ہے

نوحہ در حال جناب سکینہؑ

رضیہ بیگم رضیہ اجتہادی

سنو صدایہ جو ہوتی ہے قید خانے میں
 سلاؤ آ کے مجھے سینے پر مرے بابا
 کوئی نہیں جو سکینہ کو آ کے بہلائے
 تمہارے بن نہ مجھے نیند آئے گی بابا
 کہاں ہو عمو بھتیجی کو دیکھ تو جاؤ
 بلک بلک کے اعڑا کو روتی رہتی ہے
 جو روز روتی تھی افسوس مر گئی بچی
 جدا وہ ماں سے اب ہوتی ہے قید خانے میں

عجیب حال تھا رضیہ حرم کا زنداں میں

ہر ایک جان کو کھوتی تھی قید خانے میں

سب اہل حرم پیٹ کے کہتے ہیں بہ رقت
پانی نہ پس کرب و بلا مانگا کسی نے
زنداں میں ہوا شور لرز نے لگا حاکم
پھر ایک خبردار نے اس کو یہ خبر دی
کہنے لگا ملعون کہ مجھ کو بھی ہے افسوس
رو کر کہا سجاد نے کیوں کرتا ہے افسوس
کچھ غسل و کفن کے لیے نہ بھیج اے ظالم

پائی ہے فقط ناصرہ بس اس نے بلندی

شبیر کی چوکھٹ پہ جہیں جس کی جھکا کی

نوحہ

سیدہ نادیہ بانوحسینی

اللہ مرے بھائی پہ چل جائے گا خنجر
برچھی علی اکبر کے کلیجے میں لگی ہے
سینے پہ سناں جو علی اکبر کے لگی ہے
عباس کے بازو کٹے اور لٹ گیا پردہ
ماں کہتی ہے بے شیر سے شرمندہ ہوں بیٹا
ظالم تجھے ہے واسطہ زہرا و نبی کا
بابا کی جدائی میں تڑپتی ہے سکینہ

کچھ دیر میں لٹ جائے گا زہرا کا بھرا گھر
لیکن یہی برچھی ہے لگی لیلیٰ کے دل پر
وہ پار اسے کر کے لگی لیلیٰ کے دل پر
زینب کو کھلے سر لعلیں لے جاتے ہیں دردر
پانی نہ ملا حلق چھدا اے مرے اصغر
رہنے دے مرے سر پہ پرانی سی یہ چادر
ظالم! نہ اسے اور ستا کچھ تو کرم کر

جب تیر ستم حلق پہ بے شیر نے کھایا
گھر لٹ گیا زہرا کا جلے شاہ کے خیمے
ماں ہی ہے ماتم ہی ہے ماتم ہی ہے اب ہائے مقدر
کیسے ہو بیاں شام غریباں کا وہ منظر
کہتی تھی ہر اک بی بی یہ رو کر، مری چادر

نوحہ

یہ ہے عجیب شادی، شادی میں بھی بکا ہے
شدت کی تپ ہے، صغریٰ رستہ بھی تک رہی ہے
اس شادی پر سجاوٹ میداں میں یوں ہوئی ہے
بازو جو کٹ گئے ہیں بچی کو کیا خبر ہے
گھوڑے سے جب گرے شہ آئی صدائے زہرا
شادی کا جوڑا کیسے پہنائے کوئی آخر
زینب کے دونوں دلبر مقتل کو جا رہے ہیں
اندھیر ہے جہاں اب شبیر کی نظر میں
مارے گئے جو اصغر دیکھا عجب سا منظر
دفنا کے لاش اصغر آتے ہیں سوئے خیمہ

قاسم کا ہر براتی تصویر غم بنا ہے
کیسے بتائیں اُس کو اکبر کا دل چھدا ہے
پامال کر کے میت مقتل سجا دیا ہے
کوزہ لئے کھڑی ہے، پانی کب آ رہا ہے
آگود میں تو آ جا آ نچل مرا بچھا ہے
ہے جسم گلڑے گلڑے اور تن سے سر جدا ہے
ممتا مچل رہی ہے دل شہ کا رو رہا ہے
ہم شکل مصطفیٰ کی آنکھوں میں خوں بھرا ہے
مظلوم ہنس رہا ہے، خود ظلم رو رہا ہے
شبیر رو رہے ہیں سر شرم سے جھکا ہے

کہتی رہی سکینہ شبیر سے لپٹ کر
مقتل نہ جاؤ بابا کوئی نہیں بچا ہے



قطعه تاريخ طباعت كتاب 'تاثير عزا'

مولانا سيد مصطفیٰ حسين نقوی اسيف جاسی، مدير ماہنامہ شعاع عمل، لکھنؤ

ہے کلام شاعراتِ خاندانِ اجتہاد
ساتھ ہی ہے تذکرہ بھی کہئے جس کو خوش مال
صنف نازک نے ادب کو بخش دیں تقویتیں
بنتِ اختر، زائرہ نے کر دیا کیسا کمال
اے اسيف جاسی سنہ مسیحي یوں لکھو
چھپ گئی یارو! کتابِ خانمان و بے مثال
آ ا ۰ ۲ ء

قطعه تاريخ اشاعت كتاب 'تاثير عزا'

بنت زہرا نقوی ندی الہندی، لکھنؤ

ہے یہ اذکار و کلام شاعرات
زائرہ نے یہ کیا کارِ جلی
آج تک ایسی نہ آئی اک کتاب
اولیت اس کو حاصل ہوگئی
اے ندی تاریخ لکھ دو اس طرح
چھپ گئی اب تو کتاب قیمتی
ہ ۱ ۲ ۳ ۲